مودودی صاحب

علماءِ اہلِ حدیث کی نظر میں

محمدی دار المطالعہ

محمدی چوک حبیب کالونی

رحیم یار خان

حکیم مودود

AhleSunnatPk.Com
AhleSunnatPk.Com

شائع کردہ :- مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ :- ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

طبع اول دو ہزار   قیمت [redacted]

8/=

مکتبۂ جدید پریس

۴، شارع فاطمہ جناح، لاہور

AhleSunnatPk.Com

انتساب

ان غیور اہلحدیث نوجوانوں کے نام جن کو جوش ایمانی ان اکابر اہل حدیث علماء کرام سے ملا جو شرک و بدعت اور گمراہی کی پُر پیچ اندھیری وادیوں میں روشنی کا مینار ہیں۔

محمدی دار المطالعہ

محمدی چوک حبیب کالونی

رحیم یار خان

AhleSunnatPk.Com
AhleSunnatPk.Com

حضرت العلام الحافظ عبد اللہؒ صاحب محدث روپڑی کا ارشاد

"لوگ نمائشی تحریروں پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ تحقیقی نظر نہیں ڈالتے۔ اس عدم تدبر کے نتیجہ میں ہماری جماعت کے کئی افراد۔ اس کا شکار ہو گئے ہیں۔ حالانکہ مودودی علم حدیث کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ جو دین اسلام کی بنیادی چیز ہے۔ اور اہلحدیث کا اس سے خصوصی تعلق ہے۔ غیرت مند اہلحدیث تو ایک لمحہ بھر کے لیے ایسے شخص سے تعلق قائم نہیں رکھ سکتا۔ خدا جانے شامل شدہ افراد کی رگِ حمیت کٹ گئی ہے۔ یا کسی گناہ کی شامت کا نتیجہ ہے۔

خدا نہ کرے کہیں سوءِ خاتمہ پر خاتمہ نہ ہو جائے۔

(مودودیت اور احادیث نبویہ صـ ۱۰۵)

AhleSunnatPk.Com

عنوانات

صفحہ

۱ علم حدیث پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا جدید طرز کا حملہ
اور اکابر علماء اہلحدیث کے ارشادات ۷

۲ تحریک مودودیت ایک فرقہ کی صورت میں ۱۹

۳ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے غلط مسائل اور نظریات پر
اکابر علماء اہلحدیث کا تبصرہ ۲۲

۴ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اور جماعت اسلامی اکابر علماء
اہلحدیث کی آراء کے آئینہ میں ۶۵

AhleSunnatPk.Com
AhleSunnatPk.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ،

ہم نے اپنی طرف سے اس امر کی بڑی کوشش کی ہے کہ حوالجات میں صحت کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ تمام حوالجات اصل کتابوں سے لیے گئے ہیں اس لیے ہمیں ایک ایک حوالہ کی صحت پر اصرار ہے اس پر بھی اگر کوئی سہو و خطا ہوگئی ہے تو ہم اس کی اصلاح کے لیے بخوشی تیار ہیں۔

AhleSunnatPk.Com
AhleSunnatPk.Com

علم حدیث پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا

جدید طرز کا حملہ

اور

اکابر علماء اہلحدیث کے ارشادات

AhleSunnatPk.Com

AhleSunnatPk.com

اسلام کے نام پر اُٹھنے والی تحریکوں کی انتہا اپنے آغاز سے کس قدر مختلف رہی ہے۔ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحبؒ سردار اہلحدیث امرتسری مرحوم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

"ہمارے ملک ہندوستان میں ہمارے سامنے کئی تحریکیں اٹھیں ہم نے ان سب کو غور سے دیکھا تو ان کی ابتداء اور انتہا میں فرق پایا۔ بانیٔ تحریک ابتداء میں نہایت مستحسن الفاظ سے تحریک شروع کرتے رہے ہیں۔ مگر تھوڑی دُور چل کر اپنی روش کو بدل دیا۔ علماءِ اسلام ان کی ابتداء کو دیکھ کر ان کے ساتھ ہوتے رہے۔ مگر جونہی انہوں نے اپنی روش میں تبدیلی کی تو علماء کی روش میں بھی تبدیلی آگئی۔"

(مولانا مودودی سے خطاب ص۲۸)

ان تحریکوں کا ترتیب وار ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلی تحریک کا اجمالاً تذکرہ ابوالوفا مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری کی زبان سے سنیئے۔

"پہلی تحریک علی گڑھ سے اُٹھی جس کے محرک سرسید احمد خاں مرحوم تھے۔ یہ تحریک انگریزی تعلیم کی ترقی کے لیے تھی۔ اس لیے مسلمان اس کے حامی کار رہے۔ مگر سرسیّد احمد خاں مرحوم نے مسلمانوں کے عقائد میں دخل دینا شروع کیا تو بگاڑ شروع ہو گیا۔"

(مودودی سے خطاب ص۲۸)

دوسری تحریک قادیانی تحریک تھی۔ جس کا تذکرہ ابوالوفا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری یوں کرتے ہیں۔

دوسری تحریک قادیان سے اٹھی۔ جس کے محرک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہوئے۔ جس کا پہلا اشتہار براہین احمدیہ کے متعلق

AhleSunnatPk.Com

شائع ہوا جو اچھی خاصی جلد کی شکل میں مطبوع ہے۔ اس میں اس تحریک کے محرک نے یہ دعوے کیا کہ میں ایک کتاب موسومہ "براہینِ احمدیہ" شائع کروں گا جس میں قرآن اور اسلام کی صداقت کے تین سو زبردست دلائل ہوں گے۔ اس اشتہاری پروگرام کو دیکھ کر بہت سے علماء اور دیگر حامیانِ اسلام اس تحریک کے مؤید ہو گئے مگر تھوڑی دور چل کر اس محرک نے اپنا پہلو بالکل بدل دیا۔ تین سو زبردست دلائل میں سے ایک دلیل بھی مکمل شائع نہیں کی۔ حالانکہ کتاب کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب تو مصنف کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان سب کو دیکھنے سے بے ساختہ منہ سے نکلا اور نکلتا ہے۔

ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

نبوت محمدیہ کے اثبات کی بجائے نبوت مرزائیہ کے اثبات میں سارا وقت لگا دیا۔ یعنی جو تحریک ابتداء میں سنہری شکل میں نمودار ہوئی تھی وہ خاتمہ پر نہایت ہی بھونڈی صورت اختیار کر گئی۔ میرے علم اور تحقیق میں اسلامی تحریکوں میں کوئی تحریک ایسی نہیں جس کی ابتدا اور انتہا اتنی مختلف ہو۔ جتنی کہ قادیانی تحریک کی ہوئی۔ کیونکہ قادیانی محرک نے اپنی تحریک کو آگے چل کر خود ہی تبدیل کر دیا۔ اس لیے علماء بھی اس سے بدک کر الگ ہو گئے۔"

(مودودی سے خطاب صہ ۳۸۔ ۳۹)

پھر تیسری تحریک خاکسار تحریک تھی۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحبؒ مرحوم امرتسری فرماتے ہیں۔

تیسری تحریک ہمارے سامنے خاکساروں کی اُٹھی جس کے بانی

AhleSunnatPk.Com

مسٹر عنایت اللہ خاں مشرقی کہلاتے ہیں۔

(مودودی سے خطاب ص۳۹)

خاکسار لیڈر کے حالات وضاحت سے ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"لیڈر مشرقی نے عسکری تحریک اٹھائی یعنی یہ دعوے کیا کہ میں مسلمانوں کو فوجی تربیت دے کر فوجی نظام میں لانا چاہتا ہوں۔ فوجی نظام کوئی ایسی مکروہ تحریک نہ تھی کہ کوئی اس کی مخالفت کرتا۔ اس لیے شروع شروع میں بہت سے نوجوان لڑکے اس میں شریک ہو گئے اور بازاروں میں فوجی گشت کرتے نظر آنے لگے۔ بہت سے شہروں میں ان کے جلسے ہوئے جن کا نام وہ اپنی اصطلاح میں کمپ رکھتے تھے۔ اس تھوڑی سی کامیابی سے مشرقی لیڈر کے دماغ میں کچھ تغیّر پیدا ہوا تو انہوں نے علماء اسلام کے عقائد میں تصرّف کرنا اور ان میں بڑے الفاظ میں دخل دینا شروع کر دیا۔ علماء کی مذمت میں کئی ایک چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے جن میں ایک کا نام "مولوی کا مذہب" رکھا۔ بازاروں میں ان رسالوں کو بیچنے والا یوں پکارتا "مولوی کا مذہب قیمت ایک پیسہ" جب یہاں تک نوبت پہنچی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ علماء اسلام میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ چنانچہ چاروں طرف علماء اسلام ہتھیار سنبھال کر کھڑے ہو گئے ان کے خلاف پے در پے تحریریں نکلنی شروع ہو گئیں۔"

(مودودی سے خطاب ص۴۰-۴۱)

خاکسار تحریک کا ذکر کرتے ہوئے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فرماتے ہیں۔

ان تینوں تحریکوں کا ذکر میں نے بطور مثال کیا ہے۔ علماء اسلام کو

AhleSunnatPk.Com

ان تحریکات کے متعلق معتوب کرنے والا غور کرے کہ بے انصافی کس
کی طرف سے ہوئی ہے۔" (مودودی سے خطاب ص۱۱)

اس سلسلہ کی چوتھی کڑی کا تذکرہ سردار اہلحدیث مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحبؒ مرحوم امرتسری کے الفاظ میں یوں ہے۔

"چوتھی تحریک ہمارے سامنے مودودی تحریک ہے۔"

(مولانا مودودی سے خطاب ص۱۱)

اس چوتھی مودودی تحریک کے خدوخال نمایاں کرنے میں مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری کی مساعی کا ذکر کرتے ہوتے ممتاز اہلحدیث عالم عطاء اللہ حنیف صاحب فرماتے ہیں۔

"مودودی صاحب کا مشہور مضمون "مسلک اعتدال" جب پہلے پہل چھپا تو مولانا موصوف نے اس پر نوٹس لیا اور متنبہ کیا کہ یہ سرسید احمد خاں کی صدائے بازگشت ہے۔ اور اس میں انکار حدیث کے جراثیم موجود ہیں۔ یہ مضمون مرحوم اخبار اہلحدیث میں بالاقساط بعدہ "خطاب بہ مودودی" کے نام سے الگ رسالہ کی شکل میں طبع ہوا۔"

(کتاب جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث ص۲۲)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے جب احادیث نبویہؐ میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی مہم شروع کردی اور احادیث نبویہؐ کی اہمیت کو مجروح کرنے کا مشغلہ جاری رکھا۔ تو اہلحدیث کے مایہ ناز عالم حضرت العلام الحافظ عبداللہ صاحبؒ محدث روپڑی کو لکھنا پڑا کہ

"مودودی علم حدیث کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ جو دین اسلام کی بنیادی چیز ہے۔ اور اہلحدیث کا اس سے خصوصی تعلق ہے۔"

(مودودیت اور احادیث نبویہ طبع دوم ص۱۰۵)

AhleSunnatPk.Com

تمیم داریؓ کی حدیث جو دجال سے متعلق ہے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی ایک عبارت پر گرفت کرتے ہوئے حضرت العلام مولانا الحافظ عبداللہ صاحبؒ رقمطراز ہیں

"مودودی صاحب یہاں تو منکرین حدیث سے بھی آگے بڑھ گئے۔ منکرین حدیث حدیث کو تاریخی حیثیت سے مانتے ہیں۔ وحی قرار نہیں دیتے۔ مودودی صاحب نے نہ صرف وحی بلکہ تاریخی حیثیت سے بھی انکار کر دیا ہے"

(مودودیت اور احادیث نبویّہ طبع دوم صـ۳۱)

برکت علی محمڈن ہال لاہور میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی ایک تقریر کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب لکھتے ہیں۔

اس بھرے مجمع میں مولانا نے صاف طور پر اور بلا ضرورت حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی "الجامع الصحیح" کے متعلق ایسے الفاظ فرماتے جس سے اسلام کی اس بنیادی کتاب کی مندرجہ احادیث کی صحت مشکوک اور اس کی اہمیّت کم ہو کر رہ جاتی ہے"

(جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث صـ۵)

ایک دوسرے مقام پر مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی خلافِ حدیث سرگرمیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا

"یہ واقعہ ہے کہ مسٹر غلام احمد صاحب پرویز نے اپنے نظریّہ انکار حدیث کے سلسلے میں مولانا مودودی صاحب کو اپنی شہادت میں بارہا پیش کیا ہے"

(جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث صـ۴)

یہاں تک ہی بات ختم نہیں ہو جاتی ہے۔ منکرین حدیث کے سرخیل چوہدری غلام احمد صاحب پرویز کا حدیث شریف کے خلاف پہلا مضمون "ترجمان القرآن"

AhleSunnatPk.Com

میں چھپا تھا۔ اور اس خلاف حدیث مضمون کی تائید مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بھی کی تھی۔ ممتاز اہلحدیث عالم مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب کے اپنے اصلی الفاظ میں پڑھیے۔

"پرویز صاحب کو اس جرأت کی ایک اہم وجہ یہ ہوئی کہ حدیث شریف کے خلاف ان کا پہلا مضمون "شخصیت پرستی" مولانا مودودی کے رسالہ ترجمان القرآن میں چھپا تھا اور مولانا صاحب نے اس کی فی الجملہ تائید فرمائی تھی۔"

(جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث ص ۴)

جب احادیث کی تائید کے پردہ میں اس صاف اور شفاف چشمہ نبوی ﷺ کو گدلا کرنے کی کوششیں کی جانے لگیں تو حضرت العلام الحافظ مولانا عبداللہ صاحب محدث روپڑی کو بغیر لگی لپٹی کے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو یہ کہنا پڑا کہ "کیا اس سے یہ بہتر نہیں کہ آپ منکرین حدیث میں شامل ہو جائیں اوپر سے اقرار کا لیبل لگا کر اندر سے انکار۔ یہ تو وہی یہود کا ٹیڑھا سجدہ ہے۔" (مودودیت اور احادیث نبویہ طبع دوم ص ۴۵)

شیخ الحدیث مولانا الحافظ محمد صاحب امیر جمعیۃ مرکزیہ اہلحدیث پاکستان اپنے ایک مضمون میں احادیث نبویہ کی مختلف اقسام کا ذکر کرتے ہوئے اپنے محتاط انداز میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے نظریہ حدیث کو جھوٹ اور مغالطہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس قسم کی احادیث جن پر اُمت کا اتفاق ہے۔ ان کے متعلق یہ کہنا کہ ان میں کون سی چیز ہے۔ جس میں غلطی کا احتمال نہ ہو۔ نہایت قبیح اور بُری بات ہے۔ اس طرح اس قسم کی احادیث کے متعلق یہ کہنا

AhleSunnatPk.Com

کہ ان میں محدّثین کے ذاتی رجحان کو دخل ہے۔ بالکل جھوٹ اور مغالطہ ہے۔" (تنقید المسائل صہ ۱۷۴-۱۷۵)

منکرین حدیث جب احادیث نبویّہ کی عظیم الشان عمارت میں چاروں طرف سے شگاف ڈالنے کی مذموم کوششوں میں لگے ہوئے تھے تو مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے فن حدیث میں نئی اصطلاحیں پیدا کرنا شروع کردیں اور اس نئی طرز کے خطرناک حملہ کے متعلق مولانا ثناء اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ اس طرح سے حدیث کے فن پر سرسید احمد خاں مرحوم علی گڑھی نے بھی حملہ نہیں کیا تھا۔"

(مولانا مودودی سے خطاب صہ ۶)

ایک دوسرے مقام پر مولانا ثناء اللہ صاحبؒ مرحوم امرتسری احادیث کے خلاف مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی اس طرز کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں۔

"موصوف اپنی تحریرات میں عموماً مرزا صاحب قادیانی کا تتبّع کرتے ہیں یعنی جس طرح مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریرات میں کسی فن کی اصطلاحات کے پابند نہیں رہتے اسی طرح ہمارے مخاطب مولانا مودودی صاحب بھی اصطلاحات سابقہ کے پابند نہیں رہتے"

(مولانا مودودی سے خطاب صہ ۱۰)

پھر آگے چل کر مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحبؒ مرحوم امرتسری نے صاف صاف لکھا کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب احادیث کے متعلق محدّثین کی اصطلاحات سے بالکل آزاد ہیں۔ آپ کے اصل الفاظ یوں ہیں۔

"جو اصطلاحات علماء حدیث کی متعلقہ سنت و بدعت رائج ہیں مولانا موصوف ان کے بھی پابند نہیں"

AhleSunnatPk.Com

(مولانا مودودی سے خطاب صہ ۲۹)

شیخ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد اسماعیل السلفی صاحبؒ گوجرانوالہ نے بھی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے مضمون "مسلکِ اعتدال" پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے

"مولانا مودودی نے مسلکِ اعتدال' میں اصولِ حدیث اوران کے قواعد کو ظنی اور انسانی مساعی کا نتیجہ کہہ کر ان کے مقام کو ہلکا کر کے ذہین کے سسٹم "مزاج شناسی" اور ہیرے کی "جوت" پر نقد حدیث کا انحصار فرمایا ۔ اور پھر اسے ذوقی کہہ کر حدیث اور اس کی تنقید کو اس قدر بے اصول کر دیا کہ اس مسکین فن پر ہر منچلا زبان درازی کر سکے۔"

(جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث صہ ۱۰۴)

ایک دوسرے مقام پر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسمٰعیل السلفی گوجرانوالہ فرماتے ہیں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے ان مضامین سے منکرینِ حدیث کو بہت تقویت ملی ہے۔ اپنے مخصوص انداز میں لکھتے ہیں۔

"غرض حدیث اور فنِ حدیث کی مولانا نے جس قدر حوصلہ افزائی ازراہِ عنایت فرمائی تھی۔ اس کی عمارت آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے پیوندِ خاک ہوگئی اور جناب ہی کے قلم سے منکرینِ حدیث کا کیس مضبوط ہوگیا۔"

(جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث صہ ۱۷)

مزید وضاحت فرماتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی صاحبؒ اپنی مخصوص طرز میں رقمطراز ہیں۔

"مودودی صاحب کا "مسلکِ اعتدال" قطعاً اس قابل نہیں کہ ان کی اشاعت کی جاتی۔ ان میں جو کچھ صحیح ہے وہ بھی غلط انداز سے کہا گیا ہے۔ مسلکِ اعتدال میں تو دماغ کے کباڑ خانہ نے خیالات اس

AhleSunnatPk.Com

بے اعتدالی سے اُگل دیتے ہیں کہ اگر کوئی منکرِ حدیث بھی لکھتا تو یہی کچھ لکھتا۔"
(جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث صد ۸۵)

جامع اہلحدیث گوندلانوالہ کے خطیب مولانا محمد اسلم صاحب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی کارکردگی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مولانا کے اجتہادات میں بعض نمایاں خامیاں ہیں۔ حدیث کے متعلق ان کا نظریہ عموماً انکارِ حدیث کی سرحدوں تک پہنچ جاتا ہے۔"
(مقدمہ تنقید المسائل صد ۲)

حضرت الحاج جناب مولانا محمد داؤد راز صاحب خطیب جامع اہلحدیث مومن پورہ بمبئی بھی تفصیل کے ساتھ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تحریروں کو گمراہ کن قرار دے رہے ہیں۔ اور اس عقیدہ مودودیت کے متعلق کہ "ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس پر یقین کیا جا سکے" کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

"ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس پر یقین کیا جا سکے" اس عقیدہ مودودیت کے متعلق کسی اور تفصیل کی ضرورت نہیں ممکن ہے اسے مبالغہ آمیزی سے تعبیر کیا جائے اس لیے خود مولانا مودودی صاحب ہی کے الفاظ مبارکہ نوٹ فرمالیجئے۔ آپ کا ارشاد گرامی یوں ہوتا ہے۔

"احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی ہوئی آئی ہیں، جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے۔ تو وہ محض گمانِ صحت ہے نہ کہ علم الیقین۔
(ترجمان القرآن ربیع الاول ۱۳۶۵ھ)

مولانا کے اس قسم کے گمراہ کن ارشادات پر آگے تفصیلی تبصرہ جات آرہے ہیں۔ اس لیے ہم یہاں اتنا ہی عرض کرتے ہیں۔ کہ جس احتمال سے

AhleSunnatPk.Com

آپ انکارِ حدیث کے لیے چور دروازہ ڈھونڈنے کی کوشش میں ہیں۔ اسی دروازہ سے ایک آپ جیسا محقق قرآن کا بھی تو انکار کر سکتا ہے۔ اور کہہ سکتا ہے کہ موجودہ قرآن چند انسانوں سے چند انسانوں تک ہی تو نقل ہوتا چلا آرہا ہے۔ پھر اس پر علم الیقین کیسے حاصل ہو۔ نقل کرنے والے سب انسان ہی تو تھے۔ ان سب سے غلطی کے امکانات ہیں۔ اب بتلائیے خود علامہ مودودی صاحب یا ان کے حواری اس منکر قرآن کی تشفی کے لیے کون سا راستہ اختیار کریں گے؟ کیا صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ میں کوئی بھی بزرگ ایسا نہیں جس کی نقل پر بھروسہ کیا جا سکے۔ محدثین کرام کے متعلق مزید بے اعتمادی آپ ان لفظوں میں پیدا کرنے کی کوشش فرماتے ہیں۔

"کلام اس میں نہیں بلکہ صرف اس امر میں ہے کہ کلیتہً ان پر اعتماد کرنا کہاں تک درست ہے وہ بہرحال تھے تو انسان ہی"

(تفہیمات صہ ۲۹۲)

مولانا کا یہ اصول اتنا خطرناک ہے کہ دنیا میں کوئی بھی انسان خواہ وہ کسی بھی درجہ پر فائز ہو قابلِ اعتماد نہیں رہ سکتا۔ اس حد تک بے اعتمادی سے دنیا کا نظام ہی سارے کا سارا معطل ہو سکتا ہے۔ مگر مولانا صاحب ہیں کہ بے کھٹکے اُمّت کو اس خطرناک "بے اعتمادی" کی تلقین فرما رہے ہیں مولانا معاف فرمائیے۔ آپ بھی تو انسان ہی ہیں۔ پھر کلیتہً آپ کی ذاتِ گرامی پر اعتماد کر لینا کہاں تک صحیح ہوگا اور آپ پر اس طرح اعتماد کرنے والوں کے حق میں آپ کا فتوےٰ ہوگا۔ بیّنوا توجروا۔ اس سلسلہ کی آپ کی ایک اور گوہر افشانی ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

"آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جس کو وہ محدثین کرام صحیح قرار دیتے ہیں وہ

AhleSunnatPk.Com

حقیقت میں بھی صحیح ہے۔ صحت کا کامل یقین تو خود ان کو بھی نہ تھا۔"

(تفہیمات صہ ۲۹۲)

مولانا مودودی صاحب کی یہ وہ خطرناک چوٹ ہے۔ جس سے اسلام کا سارا شیرازہ درہم برہم ہوسکتا ہے۔ محدثین کرام کو اگر اپنی نقل کردہ صحیح روایات پر خود ہی یقین نہیں تھا۔ تو کیا جھک مارنے کے لیے انہوں نے اس فن کی تدوین میں عمریں صرف کیں؟ یونہی بیکار انہوں نے اس فن کی تکمیل کے لیے قابل اساتذہ کی تلاش میں صدہا میل کا سفر اختیار کیا؟ یونہی یہ ہزارہا صفحات سیاہ کرکے اُمّت کے ہاتھوں میں دیے گئے، حقیقت تو یہ ہے کہ علامہ مودودی اگر کھلے ہوئے منکر حدیث ہوکر ایسی باتیں کہہ جاتے تو افسوس نہ ہوتا حدیث پر ایمان و یقین کا دعوے کرتے ہوئے چور دروازوں سے ذخیرۂ احادیث پر بم برسانا کوئی معقولیت نہیں ہے۔

(تحریکِ جماعت اسلامی اور مسلکِ اہلحدیث صہ ۶۷-۶۸-۶۹)

AhleSunnatPk.Com

تحریکِ مودودیت

ایک

فرقہ کی صورت میں

AhleSunnatPk.Com

محمدی دار المطالعہ
محمدی چوک حبیب کالونی
رحیم یار خان

"مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اپنے عقیدت مندوں کے حلقہ میں" اس کا پورا نقشہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل السلفی کے قلم سے۔

"اسی اثنا میں جماعت اسلامی کے رفقا مولانا مودودی کے ساتھ والہانہ عقیدت مندی میں تقریباً اسی مقام پر پہنچ چکے تھے۔ جہاں اس وقت میاں بشیر الدین اور ہمارے قادیانی دوست پہنچ چکے ہیں۔ وہ مولانا کے ارشادات کو نصوص کی طرح پیش فرماتے اور "امرت دھارا" کی طرح اسے ہر مرض کے لیے نسخۂ شفا تصور کرتے ہیں۔"

(جماعتِ اسلامی کا نظریہ حدیث ص۴)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی جماعت کے متعلق خطیب جامع اہلحدیث مولانا محمد اسلم صاحب اسی طرح کے ملتے جلتے انوکھے انداز میں رقمطراز ہیں

"اعمال میں بھی اس قدر تساہل ہے کہ بے عمل اور بدعمل لوگوں کو وہاں پناہ مل جاتی ہے۔ جماعت کے مخصوص نظریات ہیں مخصوص شکل ہے اور اب وہ بالکل ایک فرقہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ مولانا کے معتقدین پیر پرستوں کی طرح مولانا کی نظر سے دیکھتے۔ مولانا کی زبان سے بولتے ہیں مولانا کے دل سے سوچتے ہیں اور فرقہ پرستی میں یہی برائی ہے۔ جو اس جماعت میں کافی حد تک پیدا ہو چکی ہے۔"

(مقدمہ تنقید المسائل صفحہ ۳۰۲)

چنانچہ مخصوص نظریات کی بنا پر شیخ الحدیث مولانا الحافظ محمد صاحب امیر جمعیتہ مرکزیہ اہلحدیث نے بھی متعدد مقامات پر تحریکِ مودودیت کو "مودودی فرقہ" کا نام دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"مودودی فرقہ ایک نئے فرقہ کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔"

AhleSunnatPk.Com

(تنقید المسائل صد ۲۵)

ایک دوسرے مقام پر شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ تحریک پاکستان میں مودودی فرقہ شامل نہیں ہوا تھا۔ ان کے اپنے الفاظ ہیں۔

"پاکستان کے حصول سے اس قسم کی اسلامی حکومت پیش نظر تھی جس میں کسی خاص نئے یا پرانے فرقہ کی سیادت تسلیم نہیں کی گئی یہی وجہ ہے کہ ہر فرقہ کے مسلمان جو اسلامی حکومت چاہتے تھے سوائے مودودی فرقہ کے ایک مرکز پر جمع ہو گئے۔"

(تنقید المسائل صد ۲۲(۲))

ہم مسلسل دو اقتباس مزید درج کر رہے ہیں جن میں شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی جماعت کو "مودودی فرقہ" کے نام سے یاد کیا ہے۔

"جیسے آج کل فرقہ مودودیہ"

(تنقید المسائل صد ۲۲)

"جیسے آجکل مودودی فرقہ"

(تنقید المسائل صد ۲۲)

AhleSunnatPk.Com
AhleSunnatPk.Com

مولانا ابوالاعلیٰ

مودودی صاحب

کے

غلط مسائل اور نظریات

پر

اکابر علماءِ اہل حدیث کا تبصرہ

محمدی دار المطالعہ

محمدی چوک حبیب کالونی

رحیم یار خان

AhleSunnatPk.Com

AhleSunnatPk.Com

اس حصّہ میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے غلط مسائل اور نظریات مشتے نمونہ از خروارے اور ان پر اکابر علمائے اہلحدیث کا تبصرہ پیش کرتے ہیں۔

(۱) "اسلام میں عبادت کا تصوّر" کے عنوان سے حضرت الحاج جناب مولانا محمد داؤد راز صاحب خطیب جامع اہلحدیث مومن پورہ ممبئی حال دہلی نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی ایک عبارت کو درج کرکے ایک لطیف تبصرہ فرمایا ہے اور اسے توحید کے منافی قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں

"مولانا مودودی صاحب اپنے مہیا کردہ لٹریچر کی مایۂ ناز کتاب تفہیمات ص۳۹ میں اسلام میں عبادت کا تصور بیان فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں "انسان خواہ وہ خدا کا قائل ہو یا منکر خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر کی، چاہے وہ اپنے اختیار سے کسی اور کی پوجا کر رہا ہو۔ وہ خدا ہی کی عبادت ہے"۔ الیٰ آخرہ۔

مولانا صاحب یا ان کے کوئی حواری اس عبادت کی خواہ کچھ بھی تاویل کریں اس کو امر تکوینی کے تحت لے آئیں یا کھینچ تان کر کچھ اور بنانے کی سعی فرمائیں مگر اس عبارت کے مذکورہ بالا الفاظ اسقدر بھونڈے ہیں کہ قرآن مجید کی پیش کردہ توحید اور جملہ انبیائے کرام کے پیش فرمودہ

اشارات کی روشنی میں ان الفاظ کے مطابق عقیدہ و عمل اکبر الکبائر گناہ کی فہرست میں آجاتا ہے۔ اگر مولانا کے اس تصوّر کو صحیح مان لیا جائے تو دہریت اور شرک و بت پرستی کو گناہوں سے تعبیر کرنا ایک سراسر حماقت آمیز خیال بن کر رہ جائے گا ..... مزید افسوسناک چیز یہ ہے کہ مولانا اپنے غلط مزعومات کے سانچے میں قرآن پاک کو ڈھالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ ان کی مؤلفات میں جگہ جگہ یہ رنگ نمایاں ہے۔ شاید ایسے ہی حضرات کے لئے کہا گیا ہے ؎

"خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں"

تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث صفحہ ۵۲-۵۳

AhleSunnatPk.Com

فرشتوں کے متعلق

ہندوؤں کے دیوی دیوتا تقریباً وہی فرشتے ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی نئی تحقیق اور اس پر حضرت الحاج مولانا محمد داؤد راز صاحب خطیب جامع اہلحدیث مومن پورہ بمبئی کا تبصرہ۔

اس حقیقت پر روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں کہ وجود ملائکہ پر ایمان و یقین لانا اسلام میں ایمانیات کا ایک رکن اعظم ہے قرآن پاک و احادیث ذکر ملائکہ سے بھری ہوئی ہیں اور یہ بھی یقینی امر ہے کہ ملائکہ اللہ پاک کی نورانی مخلوق ہیں ان کی شان یہ ہے۔ لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون

وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ ہر وقت اطاعت الٰہی میں سرگرم رہتے ہیں۔

اب "ملائکہ کے بارے میں مولانا مودودی صاحب کا عقیدہ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

"اسلامی اصطلاح میں جسکو فرشتہ کہتے ہیں وہ تقریباً وہی چیز ہے جسکو ہندوستان اور یونان وغیرہ ممالک کے مشرکین نے دیوی دیوتا قرار دیا ہے"

تجدید احیائے دین صفحہ ۱

مولانا نے "اسلامی فرشتہ" مشرکین کے مزعومہ دیوی دیوتاؤں کو قرار دیا ہے۔ مولانا کے اس خیال باطل کے مطابق فرشتے مذکر و مونث ہر دو قسم کے ہیں ع۔ الغرض یہ اسلامی فرشتے کی ایسی تعبیر ہے جو مولانا ہی جیسے مجدد دین و مزاج شناس رسول ﷺ و ہیرے کی جوت پتھر میں پالینے والے بزرگ کی قلم سے سرزد ہو سکتی ہے۔ (تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث صفحہ ۵۳-۵۴)

ع یعنی مذکر دیوتا اور مونث دیویاں

مسئلہ ڈاڑھی

ڈاڑھی کے متعلق مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے جو جدّت پیدا کی تھی اس کی حقیقت بقلمِ جلیل حضرت الحاج مولانا محمد داؤد رازؔ صاحب خطیب جامع اہلحدیث مومن پورہ بمبئی، حال دہلی کے قلم سے۔

داڑھی کے متعلق خصوصیت سے ارشاد مودودیت یہ ہے۔

"آپ کا یہ خیال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جتنی بڑی داڑھی رکھتے تھے اتنی ہی بڑی داڑھی رکھنا سنت رسول یا اسوۂ رسول ہے یہ معنی رکھتا ہے کہ آپ عاداتِ رسول کو بعینہٖ وہ سنت سمجھتے ہیں جس کے جاری اور قائم کرنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام مبعوث

کئے جاتے رہے ہیں۔ مگر میرے نزدیک صرف یہی نہیں کہ یہ سنت کی صحیح تعریف نہیں ہے بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس (داڑھی جیسی) قسم کی چیزوں کو سنت قرار دینا اور پھر ان کے اتباع پر اصرار کرنا ایک سخت قسم کی بدعت اور خطرناک تحریفِ دین ہے۔"

ترجمان القرآن مئی و جون ۱۹۴۵ء

"داڑھی کا بوجھ نہ برداشت کر سکنے والے نازک طبع حضرات کو مولانا کا بہت بہت مشکور ہونا چاہیئے۔ آپ نے نہ صرف داڑھی کے جھنجھٹ سے ان کو نجات دلائی بلکہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ آپ نے غریب داڑھی رکھنے والے عاشقانِ سنت رسول ہی کو بدعتی اور دین کے منحرف قرار دے دیا۔ مولانا کو اس خدمت و اقامت دین پر جس قدر بھی مبارک باد دی جائے کم ہے۔ جن دنوں مولانا صاحب نے اپنے ان فتاووں کو شائع فرمایا آپ کے بہت سے مقلدین نے ان پر عمل کرتے ہوئے اپنی اچھی خاصی داڑھیوں کو کانٹ چھانٹ کر کے مختصر کر لیا۔"

(تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث ص ۶۵-۶۶)

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث امرتسری نے بھی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے ترجمان القرآن کے مذکورہ اقتباس کو نقل کر کے اس پر تنقید کی ہے۔ پورا تبصرہ ابوالوفا مولانا ثناء اللہ صاحب کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرما دیں "مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک بھرپور اور کافی تھی۔ مگر یہ کام ان کاموں میں سے نہیں تھا۔ جن کے لئے انبیاء خاص کر آنحضرت علیہ السلام معبوث ہو کر آئے تھے کیا ہی آسان جواب ہے۔ لیجئے میں چند باتیں پیش کر کے پوچھتا ہوں

AhleSunnatPk.Com

۔ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا سنت ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ میں
نے ایک مجلس میں مودودی صاحب کو دیکھا کہ آپ نے کھانا کھاتے
ہوئے پانی بائیں ہاتھ سے پیا۔ راوی مذکور اس پر اظہار تعجب کرتا تھا
مودودی صاحب غالباً یہی جواب دیں گے کہ نبی اس کام کے لئے نہیں
آئے کہ دائیں ہاتھ سے پانی پئیں یا بائیں ہاتھ سے۔

۲۔ کوئی شخص کہے کہ میں نے فلاں شخص کو دیکھا کہ اس نے وضو کرتے ہوئے
مسواک نہیں کی جو سنت ہے۔ مودودی صاحب فرمادیں گے کہ یہ کام
بھی ان کاموں سے نہیں ہے جن کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے

۳۔ کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص نے مسجد میں داخل ہوتے ہوئے بایاں
پاؤں پہلے داخل کیا جو خلاف سنت ہے۔ مودودی صاحب اسی
اصول سے جواب دے دیں گے۔ کہ یہ بھی ان کاموں سے نہیں ہے۔
جن کے لئے ابنیأ علیہم السلام آیا کرتے تھے۔ اسی قسم کے سینکڑوں افعال
شرع میں ایسے ہیں جن کو علماء اسلام سنت اور کار ثواب سمجھتے ہیں مگر
مودودی صاحب ایک اشارہ سے سب کو حذف کر دیں گے کہ یہ
کام ان کاموں میں سے نہیں ہیں جن کے لئے انبیا علیہم السلام آئے تھے۔
کیونکہ جس غرض کے لئے انبیاء علیہم السلام آئے اور نبی علیہ السلام تشریف
لائے۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں صرف اتنا آیا ہے۔

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ
اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ (سورۃ النساء)

ہم نے پہلوں اور پچھلوں کو یہی حکم دیا کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔
اس کے سوا باقی سب کام بقول مولانا مودودی صاحب اس دلیل

AhleSunnatPk.Com

میں آجائیں گے کہ ان کے لئے انبیاء نہیں آئے تھے۔ پس مسئلہ تو صاف ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کی داڑھی کافی گھنی تھی۔ مگر مودودی صاحب کے قول کے مطابق یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اب ہم دلیل لائیں تو کہاں سے لائیں۔ جس سے مولانا مودودی صاحب قائل ہو جائیں۔

(مولانا مودودی سے خطاب ص۴۶-۴۷)

حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے نظریہ داڑھی کے خلاف ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اس رسالہ میں حافظ صاحب محدث روپڑی لکھتے ہیں۔

"بعض گناہ اتنے عام ہو گئے ہیں کہ ان کا خلاف کرنا نفس سے پوری جنگ ہے۔ ان سے ایک مسئلہ داڑھی بھی ہے۔ داڑھی آج کل بیوقوفی کا نشان ہے۔ داڑھی رکھی اور نظروں سے گرا یہاں تک کہ اس پر مذاق ہوتا ہے اور پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں۔ اس سے متاثر ہو کر بعض نیم مولویوں نے داڑھی کے مسئلہ پر ہی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے۔ جن میں اوّل نمبر مودودی صاحب ہیں۔ (مودودیت اور اسلامی داڑھی ص۲)

ایک دوسرے رسالہ میں حضرت العلام الحافظ عبداللہ صاحبؒ محدث روپڑی مسئلہ داڑھی پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"قارئین کرام۔ ہم داڑھی کے مسئلہ میں خلاف رسول کرنے والے کو برا بھلا کہتے ہیں۔ یہاں الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والا حساب ہے اور پھر اتنے پر بس نہیں بلکہ عمومیّت کے ساتھ اس قسم کی تمام چیزوں کو سخت قسم کی بدعت اور خطرناک تحریف دین بتلایا جا رہا ہے۔ اس بنا پر انسان آزاد ہے جس قسم کی چاہے حجامت بنوالے جیسی وضع قطع

AhleSunnatPk.Com

چاہے اختیار کرے، انگریزی بال رکھے، انگریزی لباس ہیٹ پتلون وغیرہ زیبِ تن کرے، شلوار یا تہ بند ٹخنوں سے نیچے رکھے یا اوپر کسی چیز میں کفار یا فسّاق فجّار کے ساتھ تشبّہ ہو اس کی بھی اجازت ہے۔ فطرت اور سنت انبیاء علیہم السّلام کی مخالفت کا بھی کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دس باتیں فطرت اسلام سے ہیں، لبیں کٹانا۔ ڈاڑھیاں چھوڑنا، مسواک کرنا، وضو کے وقت ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کٹوانا، وضو کے وقت انگلیوں کے جوڑ دھونا۔ بغلیں اکھیڑنا، زیرِ ناف بال لینا، استنجا کرنا، وضو کے وقت کُرلی کرنا۔ ایک حدیث میں ڈاڑھی کی جگہ ختنہ کا ذکر ہے اور ترمذی میں حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنتوں سے ہیں، حیاء۔ ختنہ، مسواک نکاح۔ اگر کوئی صاحب جذبۂ سنت کے تحت ان چیزوں کی پابندی اور اصرار کریں تو یہ مودودی صاحب کے نزدیک سخت ترین بدعت اور خطرناک تحریف دین ہوگی۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کے آداب مثلاً بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا الحمد پر ختم کرنا۔ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا اور اپنے آگے سے کھانا۔ کھانے کے وقت کسی چیز پر ٹیک نہ لگانا۔ پینے کے وقت پینے کی چیز میں سانس نہ لینا۔ پھونک نہ مارنا۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور فارغ ہوکر ہاتھ چاٹ کر یا کسی بچے وغیرہ کو چٹا کر دھونا۔ کھانے کا برتن چاٹ کر صاف کرنا۔ اگر کھانے سے کوئی چیز نیچے گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھا لینا اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑنا۔ دانتوں میں کوئی شے خلال سے نکالے تو اس کو تھوک دینا اور زبان سے نکل آئے تو اس کو نگل جانا۔ تین

AhleSunnatPk.Com

انگلیوں سے کھانا وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح پیشاب پاخانہ کے آداب، گفتگو اور سلام کلام کے آداب علی ہذالقیاس۔ بیٹھنا۔ اٹھنا۔ سونا۔ جاگنا۔ اس قسم کے سینکڑوں شعبے ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکثرت ہدایات موجود ہیں۔ یہاں تک کہ آپؐ فرماتے ہیں۔ میں تمہارے لئے بمنزلہ والد کے ہوں۔ تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ قضاحاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ کرو اور استنجا کے لئے تین ڈھیلوں کا امر فرمایا۔ لید اور ہڈی سے استنجا منع فرمایا اور دائیں ہاتھ سے بھی استنجا منع فرمایا (مشکوٰۃ وغیرہ)

مودودی صاحب نے بیک جنبش قلم ان تمام وفتروں پر پانی پھیر دیا بلکہ اتباع رسولؐ سمجھ کر ان پر ہمیشگی اور اصرار کرنے والے کو سخت قسم کا بدعتی اور دین الٰہی کا خطرناک محرّف قرار دیا۔

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہے کہ اس کی زد کہاں پڑتی ہے؟ معاذاللہ خیر قرون اصحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام ایسی مبارک ہستیوں پر۔"

(مودودیت اور احادیث نبویہ ص ۱۴، ۱۵)

ایک دوسرے مقام پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی ایک دوسری عبارت نقل کر کے حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحبؒ محدث روپڑی ایک تبصرہ رقم فرماتے ہیں اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی اس غلطی کو علم عربی میں کمزوری کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اَعْفُوا اللُّحٰی کی تشریح از مودودی صاحب

"ڈاڑھی کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مقدار مقرر نہیں کی ہے

AhleSunnatPk.Com

صرف یہ ہدایت فرمائی ہے کہ رکھی جائے آپ اگر ڈاڑھی رکھنے میں فاسقین کی وضعوں سے پرہیز کریں اور اتنی ڈاڑھی رکھ لیں جس پر عرف عام میں ڈاڑھی رکھنے کا اطلاق ہوتا ہو جسے دیکھ کر کوئی شخص اس شبہ میں مبتلا نہ ہو کہ چند روز سے آپ نے ڈاڑھی نہیں مونڈھی ہے تو شارع کا منشا پورا ہو جاتا ہے. خواہ فقہ کی استنباطی شرائط پر پوری اترے یا نہ اترے"۔

(رسائل مسائل ص۱۸۱ ترجمان القرآن رمضان شوال ۱۳۶۲ھ ستمبر اکتوبر ۱۹۴۳ء ۶)

مودودی صاحب کی عبارت میں یہ بیان ہوا ہے کہ حدیث میں ڈاڑھی کی کوئی مقدار نہیں آئی. پس رکھنے کا حکم ہے سو عرف عام میں جس کو رکھنا کہتے ہیں اتنی کافی ہے اور عرف عام کا اندازہ یہ بتلایا ہے کہ دیکھنے والے کو یہ شبہ نہ پڑے کہ چند دن سے نہیں مونڈھی، ہاں چند دن سے اوپر مونڈھنے کا شبہ ہو تو یہ رکھنے کے منافی نہیں. بلکہ اس کو عرف عام میں رکھنا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن مودودی صاحب نے چند دن کی تشریح نہیں کی. چند اصل میں فارسی لفظ ہے جو اردو میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اس کے اصل معنی گنتی کے ہیں. گنتی کی شے چونکہ تھوڑی ہوتی ہے۔ اس لئے لغت میں اس کے معنی کسی قدر اور قلیل کئے گئے ہیں. عربی میں تھوڑی شے کے لئے لفظ بضع یا جمع قلت استعمال ہوتی ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے سورہ یوسف اور سورہ روم میں بضع کا فارسی ترجمہ چند کیا ہے. اور شاہ رفیع الدین نے "کئی ایک" اور شاہ عبدالقادر صاحب نے "کئی"۔ اسی طرح دیگر علماء بھی جنہوں نے تراجم لکھے ہیں تقریباً یہی معنی کرتے ہیں۔ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے سورۂ یوسف میں بضع کا اردو ترجمہ "چند" کیا ہے اور سورۂ روم میں

AhleSunnatPk.Com

"تین سے نو تک کیا ہے۔ چونکہ عربی میں بِضع کا لفظ گنتی محدود (تین سے نو تک) کے لئے ہے۔ اس لئے "تین سے نو تک" کہنا بھی صحیح ہے۔ اب لفظ چند کو بھی اگر گنتی محدود پر محمول کریں تو اس کی حد نو ہو گی اور اگر اس سے گنتی محدود مراد نہ لیں تو عام محاورہ کے مطابق ہفتہ عشرہ مراد ہو گا۔ پس ہفتہ عشرہ میں جتنی مقدار بالوں کی ہو سکتی ہے۔ مودودی صاحب کے نزدیک اتنی ڈاڑھی ضروری ہے۔ سو وہ نصف انچ بھی مشکل ہے۔ لیکن مودودی صاحب سے یہاں ایک بنیادی غلطی ہوئی ہے جو علم عربی میں کمزوری کا نتیجہ ہے۔ مودودی صاحب کو علم عربی کسی کامل استاد سے پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ یہ چیز مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ مودودی صاحب نے ڈاڑھی رکھنے کا جو محاورہ پیش کیا ہے۔ یہ اردو پنجابی محاورہ ہے۔ احادیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں آیا جو اس محاورے کے موافق ہو۔" (مودودیت اور اسلامی داڑھی ص۵۔۶۔۷)

اس بحث کو احادیث۔ آثار صحابہؓ اور اقوال آئمہ محدثینؒ کی روشنی میں حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحب نے بائیس صفحات پر پھیلا دیا ہے اور آخر میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی اس تشریح کے متعلق لکھتے ہیں۔

"باوجود اس کے کسی کامل اُستاد سے فیض یافتہ نہیں لیکن قدم مجتہد سے بھی آگے ہے۔ چنانچہ ڈاڑھی کے مسئلہ کے متعلق تو قارئینِ کرام ان کی رائے معلوم کر چکے ہیں کہ ذرا سا نشان کافی ہے جس پر رکھنے کا لفظ بولا جا سکے۔ حالانکہ یہ تشریح نہ کسی محدث نے کی نہ کسی فقیہ نے کی بلکہ مذکورہ بالا احادیث کے بھی خلاف ہے۔ اور مذاہب اربعہ

AhleSunnatPk.Com

اور سلف کے بھی خلاف ہے۔ مگر مودودی صاحب نے سب کو پچھاڑتے ہوئے ذراسا لشان بنادیا۔ انا للّٰہ۔" (مودودیت اور اسلامی داڑھی صلا)

شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب امیر مرکزیہ جمعیۃ اہلحدیث نے بھی تقریباً چھ صفحات میں احادیث اور سلف صالحین کے مسلک کی روشنی میں علمی تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تشریح کو غلط قرار دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"جو ڈاڑھی کے متعلق لکھا ہے کہ اتنی رکھ لیں جس پر عرف عام میں ڈاڑھی رکھنے کا اطلاق ہوتا ہو تو شارع کا منشا پورا ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔" (تنقید المسائل صـ ۱۳۹)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اٹھایا جانا"

اس مسئلہ میں جب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے شکوک و شبہات پیدا کئے اور اپنی تحریر و تقریر میں اس مسئلہ کی اہمیت کو ختم کرنا چاہا تو شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد صاحب امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث نے قرآن و حدیث کے روشن دلائل کے ساتھ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تشریحات کو اہل سنت کے مسلک کے خلاف قرار دیا ہے۔ آپ پہلے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی عبارتوں کو نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مسیح کے بارہ میں مولانا صاحب کا خیال۔

فرماتے ہیں "پس قرآن کی روح سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرز عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ رفع جسمانی کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے

AhleSunnatPk.Com

اور موت کی تصریح سے بھی بلکہ مسیح علیہ السلام کے اٹھائے جانے کو اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کا ایک غیر معمولی ظہور سمجھتے ہوئے اس کی کیفیت کو اسی طرح مجمل چھوڑ دیا جائے۔ جس طرح خود اللہ تعالیٰ نے مجمل چھوڑ دیا ہے

(تفہیم القرآن صفحہ ۴۲۱)

"مسیح علیہ السلام کا رفع مسئلہ متشابہات میں سے ہے۔"

(کوثر ۲۱ فروری ۱۹۵۱ء)

"جہاں تک قرآن مجید کا تعلق ہے۔ حیات مسیح و رفع الی السماء قطعی طور پر ثابت نہیں ہے۔ قرآن مجید کی مختلف آیات سے یقین نہیں ہوتا۔"

(تقریر مودودی صاحب بدوران درس مقام اچھرہ لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۵۱ء تنقید المسائل صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے ان مذکورہ بالا اقتباسات کو حضرت العلام الحافظ محمد عبداللہ صاحب محدث روپڑی نے بھی نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب حیات مسیح سے بھی منکر ہیں۔ جو امت کا متفقہ مسئلہ ہے۔ اصل عبارت کے الفاظ یوں ہیں۔

"نوٹ، مصیبت یہ ہے کہ مودودی صاحب میں کچھ نیچریت اور کچھ مرزائیت حلول کر آئی ہے۔ وہ حیات مسیح سے بھی منکر ہیں جو امت کا متفقہ مسئلہ ہے"

(مودودیت اور احادیث نبویہ صفحہ ۲۴)

شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب امیر مرکزیہ جمعیۃ اہلحدیث نے تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے نظریہ کو مسلک اہل سنت کے خلاف قرار دیا ہے آپ لکھتے ہیں۔

"مولانا صاحب کا خیال مذکور اہل سنت کے خلاف ہے قرآن

AhleSunnatPk.Com

مجید کے الفاظ کا مفہوم لیتے وقت اس بات کا خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے کہ حدیث میں یہ مسئلہ کس طرح ہے اور امت نے بالاتفاق اس کا کیا مطلب لیا ہے۔ اگر کسی آیت کے مفہوم میں اتفاق ہو تو وہ قطعی ہو جاتا ہے۔ جیسے آیت خاتم النبیین کے اس مفہوم (آپ آخری نبیؐ ہیں) میں علماء کا اتفاق ہے اور متواتر احادیث سے اس کی تعیین ہوتی ہے۔ پس قرآن مجید کی یہ آیت آنحضرتؐ کے آخری نبیؐ ہونے میں قطعی ہوگی۔ پس اس کے منکر کا وہی حکم ہوگا جو قطعیات کے منکر کا ہوتا ہے

اسی طرح آیت بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ کا مفہوم بلحاظ سیاق و سباق ترکیب احادیث اور اجماع اہلِ سنت کے رفع جسمانی میں متعین ہو چکا ہے۔ پس یہ مفہوم قطعی ہوگا۔ اس کا انکار ایک امر قطعی کا انکار ہوگا یہ مسئلہ قرآن مجید نے مجمل نہیں چھوڑا۔ نہ یہ متشابہات سے ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے جیسا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ واضح طور پر اس کا ذکر کیا ہے یعنی مسیح بجسدہٖ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اس مفہوم کے سوا دوسرا مفہوم مراد لینا شواہد مذکورہ کی بنا پر غلط اور باطل ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ۔

اس کی وفات سے پہلے تمام اہلِ کتاب اس پر ایمان لے آئیں،

ابوہریرہ کی حدیث موقوف اور مرفوع سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہاں موت سے مراد مسیحؑ کی موت ہے اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ یہ موت کا حادثہ قیامت کے قریب مسیح کے نزول کے بعد ہوگا۔

AhleSunnatPk.Com

سیاق اور ترکیب کا تقاضا

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مسیح کو یہود نے قتل نہیں

"کیا بلکہ اللہ تعالے نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ پہلے قتل کی نفی کی اور بعد میں رفع کا اثبات کیا اس ترکیب کا تقاضا ہے کہ رفع سے ایسا رفع مراد لیا جائے جو قتل کے منافی ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جسمانی رفع ہی قتل کے منافی ہے نہ فقط روح کا۔" (تنقید المسائل ص ۱۶۴ - ۱۶۵)

اس تبصرہ کے آخر میں شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب فرماتے ہیں۔

"مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کا مسئلہ امت کا اجماعی اور اتفاقی ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

پس مسیح کے رفع کو اس معنے میں مجمل خیال کرنا کہ قرآن نے رفع کے دو پہلوؤں سے ایک (موت اور جسمانی رفع) کی تصریح نہیں کی بالکل غلط اور بے بنیاد امر ہے۔" (تنقید المسائل ص ۱۶۶ - ۱۶۷)

AhleSunnatPk.Com

مسئلہ کانا دجال اور

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب

حضرت الحاج مولانا محمد داؤد راز صاحب خطیب جامع اہلحدیث مومن پورہ بمبئی نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے نظریات کو جو دجال کے بارے میں ظاہر کئے ہیں ملحدانہ نظریات قرار دیا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا قلم بیباک ہوتا چلا گیا ہے اور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی ذات اقدس کے لئے نازیبا الفاظ استعمال

کیے ہیں۔ چنانچہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی اسی جسارت کا گلہ مولانا محمد داؤد راز خطیب جامع اہلحدیث نے اپنے تبصرہ میں کیا ہے۔ مکمل تبصرہ پڑھیے۔

"یہ عقیدہ کہ آخر زمانہ میں قریب قیامت ایک "کانا دجال" پیدا ہوگا۔ جو دجل کی اشاعت میں سرگرم ہتھیاروں سے لیس ہوگا۔ جمہور امت کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ دجال کی حدیث صحیح بخاری شریف میں آٹھ مرتبہ آئی ہے اور صحیح مسلم شریف میں سترہ مرتبہ آئی ہے۔ نماز کی دعاؤں میں ایک مستند و مشہور دعا ہے جو آخر تشہد میں پڑھنی مسنون ہے۔

اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال

گویا شارع علیہ السلام نے ہر نماز میں مسیح دجال کے فتنے سے بچنے کی دعا سکھلائی ہے" ان جملہ حقائق کے باوجود مولانا مودودی صاحب جیسے "مزاج شناس رسول" کی جسارت دیکھیے۔ بڑے دھڑلے کے ساتھ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ کانا دجال وغیرہ افسانے ہیں۔ جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں۔ عوام میں اس قسم کی جو باتیں مشہور ہیں ان کی کوئی ذمہ داری اسلام پر نہیں ہے اور ان میں سے کوئی چیز اگر غلط ثابت ہو جائے تو اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔"

(ترجمان القرآن رمضان و شوال ۱۳۶۴ھ)

افسانہ وہ ہوتا ہے جو غیر معتبر غیر محقق چیز لوگوں کی زبانوں پر گشت کرنے لگ جائے۔ مولانا مودودی صاحب کانا دجال کو افسانہ قرار دیتے ہیں۔ بخاری و مسلم وغیرہ کتب احادیث میں ۲۵ مرتبہ یہ احادیث جو متعلق دجال منقول ہیں سب محض افسانے ہیں۔ اس سے بھی آگے مزید جسارت

AhleSunnatPk.Com

ملاحظہ ہو۔ جس میں خود رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی "اصلاح" فرمانے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں۔

"حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے۔" (ترجمان القرآن ربیع الاول ۱۳۶۵ھ)

"مزاج شناس رسول" کی یہ عبارت کہ دجال کی آمد کے بارے میں حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا ایسی نہیں ہے کہ اسے یوں ہی نظر انداز کر دیا جائے۔ مولانا ایک مذہبی آدمی ہیں اور آپ کا دعویٰ ہے کہ جس چیز کو لے کر ہم اٹھے ہیں وہ عین اسلام اور اصل اسلام ہے۔

(اخبار تسنیم ۲۲ رجمادی الاول ۱۳۷۴ھ)

مولانا کی یہ عبارت پتہ دے رہی ہے کہ مذہب اسلام کے بارے میں آپ ایسے مقام پر ہیں جہاں آپ کو خود پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "اصلاح" کا بھی حق پہنچتا ہے۔ مولانا نے اپنی اس عبارت کو ایک دفعہ نہیں بلکہ متعدد مرتبہ بڑی جرأت و دلیری کے ساتھ حوالہ قلم کیا ہے۔ ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء میں آپ فرماتے ہیں

"ان امور سے متعلق مختلف باتیں حضور سے احادیث میں منقول

ہیں وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں جن کے بارہ میں آپ خود شک میں تھے"۔

لیجئے مولانا نے ایک ایسا چور دروازہ کھول دیا کہ اب تعلیمات اسلام کے بارے میں ارشادات رسول جو کسی کے مزاج کے خلاف ہوں۔ ان سب کو "آپ کے قیاسات" کہہ کر رد کیا جا سکتا ہے۔ قرآنِ مقدس میں رسول اللہ کی شان یہ بیان کی گئی ہے۔

وما ینطق عن الهوىٰ ان هو الا وحي يوحىٰ ہمارے رسول اپنی خواہش اور قیاسات سے نہیں بولتے ان کا ہر قول وحی الہٰی پر مبنی ہوتا ہے۔ دجال موعودہ کے بارے میں آپ کے ارشادات بہت واضح ہیں۔ روائیۃ ان کی صحت کا اقرار خود مولانا مودودی صاحب کو بھی ہے۔ آیت بالا کے تحت حضورؐ نے یہ ساری خبریں وحی الہٰی کے تحت دی ہیں۔ مگر مولانا صاحب موصوف جو پتھر میں ہیرے کی جوت ملاحظہ فرمالیا کرتے ہیں۔ ان سب کو آپ کے "غلط قیاسات" قرار دے رہے ہیں ناظرین کرام وصاً وابستگان تحریک انصاف سے تبلائیں کہ شان رسولؐ کو ملحوظِ نظر رکھتے ہوئے کیا عدل کا یہی تقاضا ہے کہ مولانا کے ان ملحدانہ نظریات کو یوں ہی نظر انداز کر دیا جائے اور کیا یہی وہ اصلی اسلام ہے جسے لیکر مولانا اٹھے ہیں اور کیا الہٰی حکومت ایسے ہی الحاد پرور خیالات پر تعمیر ہوگی؟ کیا نظام ہائے باطلہ سے ٹکر لینے کے یہی لچھن ہیں

(تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث ص۵۶، ۵۷، ۵۸)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے مسئلہ دجّال کی بحث کے دوران پیغمبر خدا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات با برکات کے لئے جو ناشائستہ

AhleSunnatPk.Com

اور نازیبا الفاظ استعمال کیئے ہیں۔ اس پر احتجاج کرتے ہوئے حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحبؒ روپڑی ارشاد فرماتے ہیں۔

"ایسے ہی دجال وغیرہ کی احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلطی پر کہتا ہے کہ آپ معاذ اللہ دجال کو نہیں سمجھے گویا قریب قریب مرزائیوں والا خیال ہے بلکہ ان سے بھی ترقی کر گئے ہیں چنانچہ مودودی کے اصل الفاظ جو حدیثِ دجال ذکر کر کے لکھتے ہیں یہ ہیں۔

"کانا دجال تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں"۔

(ترجمان القرآن جلد ۷ نمبر ۲، ۳ ص۱۸۶)

تمیم داری کی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معین شخص کو دجال فرمایا ہے۔ اس کے متعلق مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

"کیا تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔"

(ملاحظہ ہو ترجمان القرآن جلد ۲۸ نمبر ۳ ص۱۷۱، ۱۷۲ بابت ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق فروری ۱۹۴۶ء)

"نیز تمیم داری کی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے نکلنے کی جہت معین کر دی ہے کہ مشرق کی جانب سے نکلے گا اور علاقوں کا نام مبہم کر دیا ہے اور بعض احادیث میں خراسان اصفہان کا نام بھی آیا ہے اور تمیم داری کی حدیث میں جس معین شخص کو آپ نے دجال قرار دیا ہے وہ ایک جزیرہ میں مقیّد تھا۔ جس سے ثابت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکا ہے مگر مودودی صاحب دجال کے متعلق اس قسم کی احادیث کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ کہ وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں۔ جن کے بارے میں آپ خود شک

AhleSunnatPk.Com

میں تھے (حوالہ مذکور) غرض اس قسم کی خرافات اس کی بہت ہیں۔ جن کو سن کر یا دیکھ کر ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کی تحریر کی چرب زبانی پر فریفتہ نہیں ہونا چاہئیے۔"

(مودودیت اور احادیث نبویہ صہ ۱۲، ۱۳)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

"مودودی صاحب تو تیرہ سو سال کی تاریخ کے سہارے پر پیغمبر اسلام کی غلطیاں نکال رہے ہیں۔ اصحاب کہف اور سد سکندری کو کیا کریں گے۔ تیرہ سو سال کی تاریخ میں تو ان کا بھی پتہ نہیں چلتا۔"

(مودودیت اور احادیث نبویہ صہ ۲۲)

AhleSunnatPk.Com

بودے یا انگریزی بالوں کا مسئلہ

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا بودوں کے متعلق فتویٰ

"سر کے بالوں کے متعلق صرف یہ ہدایت ہے کہ کچھ مونڈنا اور کچھ رکھنا ممنوع ہے موجودہ زمانے میں جس قسم کے بالوں کو پنجاب میں "بودے" کہتے ہیں اور جنہیں یوپی میں انگریزی بال کہا جاتا ہے۔ ان کے ناجائز ہونے کی مجھے کوئی دلیل نہیں ملی۔ لیکن ایک غیر مسلم قوم کی ایجاد کردہ وضع کو سر چڑھانے میں کراہت کا پہلو ضرور ہے اور اسی لئے میں نے اس وضع کو بدل دیا ہے۔ رسائل و مسائل صہ ۱۸۱ (ترجمان القرآن رمضان و شوال ۱۳۶۲ھ)

"اور اسی لئے میں نے اس وضع کو بدل دیا ہے" فتویٰ کے اس فقرہ کو بار بار پڑھیں اور بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

حضرت العلام الحافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی نے اس فتویٰ پر قرآن و

AhleSunnatPk.Com

حدیث کی روشنی میں تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ بودوں کے ناجائز ہونے کی مجھے کوئی دلیل نہیں ملی یہ ڈبل غلطی ہے۔ مکمل تبصرہ ان کے اپنے الفاظ میں۔

"اس میں شبہ نہیں کہ کسی قوم کی خصوصی چیز لینے میں کشش ضرور ہوتی کیونکہ پہلے انسان اس چیز کو پسند کرتا ہے پھر لیتا ہے اور جب اس قوم کا دین و مذہب الگ ہوتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ یہ چیز اس انسان کے دین و مذہب پر برا اثر ڈالتی ہے اور خطرہ ہوتا ہے کہ انہی میں جذب ہو جائے یا کم سے کم مداہن اور سست ہو جائے اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو شخص کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی سے ہے۔ اس کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ اپنے مذہب میں سست ہوتے ہوئے آخر انہی کے مذہب پر خاتمہ ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ قیامت کے دن حشر ان کے ساتھ ہوگا۔ خواہ آخر کسی وقت نجات ہو جائے بہر صورت کسی قوم سے تشبّہ بڑی خطرناک چیز ہے جس میں سوء خاتمہ کا ڈر ہے یا مجرموں کے ساتھ حشر ہے۔ معاذ اللہ۔

مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ بودوں کے ناجائز ہونے کی مجھے کوئی دلیل نہیں ملی یہ ڈبل غلطی ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ سے بڑھ کر اور کون سی دلیل ہوگی۔ بلکہ اس قسم کی وعیدات تو سخت ممنوع ہونے کی دلیل ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے مَنْ لَّمْ یَاخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا (مشکوٰۃ) جو لبیں نہ لے وہ ہم سے نہیں مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا (مشکوٰۃ) جو دھوکے دے وہ ہم میں سے نہیں۔ قرآن مجید میں یہود و

AhleSunnatPk.Com

نصاریٰ کی دوستی سے منع فرما کر یہی وعید سنایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ مِنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۔ یعنی جو ان سے دوستی رکھے وہ ان سے ہے۔

اگر اس قسم کے وعید سے مماثلت میں سختی نہ سمجھی جاتی تو پھر دوستی کے بعد اس وعید کی ضرورت نہ تھی۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ حدیث مَنْ تَشَبَّهَ بوددوں کے ممنوع ہونے کی زبردست دلیل ہے مودودی صاحب اس کا مفہوم نہیں سمجھے۔

علاوہ اس کے یہ تو مودودی صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ بعض سر کا مونڈنا اور بعض سر کا چھوڑ دینا ممنوع ہے اور فتح الباری جلد ۱۰ صت۳۰ طبع مصر میں اس حدیث پر جس میں بعض سر مونڈنے اور بعض سر رکھنے کی ممانعت ہے لکھا ہے۔ فَاخْتُلِفَ فِیْ عِلَّةِ النَّهْیِ فَقِیْلَ لِکَوْنِهٖ یُشَوِّهُ الْخِلْقَةَ وَقِیْلَ لِاَنَّهٗ زِیُّ الشَّیْطَانِ وَقِیْلَ لِاَنَّهٗ زِیُّ الْیَهُوْدِ وَقَدْ جَاءَ هٰذَا فِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ ۔

ترجمہ: ممانعت کی وجہ میں مختلف قول ہیں۔ ایک یہ کہ یہ شکل کو لگاڑتا ہے ایک یہ کہ اس میں شیطان سے مشابہت ہے۔ ایک یہ کہ اس میں یہود سے مشابہت ہے اور یہ تیسری وجہ ابوداؤد کی ایک حدیث میں بھی آئی ہے۔ جب تیسری وجہ حدیث میں آگئی تو اس کو ترجیح ہوئی اور یہ وجہ بوددوں میں بھی موجود ہے۔ پس مودودی صاحب کا بعض سر مونڈنے کو ممنوع کہنا اور بوددوں کے متعلق یہ کہنا کہ مجھے ان کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ملی۔ عجیب قسم کی متضاد بیانی ہے۔ خدا اس سے بچائے۔ (مودودیت اور اسلامی ڈاڑھی، صت۳۰، ۳۱، ۳۲)

AhleSunnatPk.Com

ارکان اسلام کے متعلق مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا نظریہ

کلمہ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ اسلام کے مشہور پانچ ارکان ہیں اور مسلمانوں کا یہ عام عقیدہ چلا آرہا ہے۔ مگر مولانا ابو اعلیٰ مودودی صاحب نے اپنے ایک بیان میں یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ یہ چیزیں ارکان اسلام کے نام سے ویسے ہی مشہور ہو گئی ہیں۔ کتاب وسنت میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی۔ محض غلطی کی بناء پر ایسا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الحافظ محمد صاحب امیر مرکزیہ جمعیۃ اہلحدیث نے اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے اس نظریہ کو غلط قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

ارکان اسلام کے متعلق مولانا کا نظریہ

"عام طور پر لوگ کہتے رہے ہیں کہ اسلام کے پانچ ارکان کلمہ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ لوگ یہ سمجھتے رہے ہیں اور ایک مدت سے یہ غلط فہمی رہی ہے کہ ان چیزوں کا نام اسلام ہے اور واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک بڑی غلط فہمی ہے۔ اس سے مسلمانوں کا طریقہ اور طرزِ عمل پوری طرح سے بگڑتا گیا ہے" دکوثر ۹ فروری ۱۹۵۱ء بیان مودودی تنقید المسائل ص ۱۶۷

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے مذکورہ بالا بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد صاحب امیر مرکزیہ جمعیۃ اہلحدیث ارشاد فرماتے ہیں۔

AhleSunnatPk.Com

"مودودی صاحب نے امور مذکورہ کے ارکانِ اسلام ہونے سے کیوں انکار کیا ہے۔

ان کا خیال ہے کہ پوجا پارٹ کے طریقوں کو مذہب کہا جاتا ہے اور اسلام اس معنے میں مذہب نہیں بلکہ ایک انقلابی نظریہ ہے معاشی اور سیاسی لائحہ عمل ہے۔ معاشی اور سیاسی لائحہ عمل کے ساتھ محض پوجا پارٹ کو کوئی نسبت نہیں۔ امور مذکورہ دراصل ٹریننگ کا کام دیتے ہیں اور اصل عبادت کے لئے تیار کرتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ان امور کو ارکان اسلام نہ کہا جائے۔ کیونکہ ان کو اگر ارکان اسلام کہا جائے گا تو غلط فہمی میں مبتلا ہو کر یہ سمجھنے لگیں گے کہ اصل مقصد یہی امور ہیں اور اصل اسلام (جو سیاسی اور معاشی لائحہ عمل ہے) کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ لوگ نماز، روزہ حج، زکواۃ توحید و رسالت کے دلی اقرار کو ہی اہم سمجھ کر ان میں لگے رہیں گے اور باقی امور کو زندگی کے ضروریات سمجھ کر ان پر عمل کریں گے۔ مقصد زندگی نہیں سمجھیں گے۔ اصل میں علمائ نے لوگوں کو اس غلطی میں ڈال کر دین کی تحریف کر دی ہے۔ یہ لوگ سارا دن قَالَ اللّٰہُ قَالَ الرَّسول کی گردان کرتے رہتے ہیں۔ مگر اصل حال سے بالکل بے خبر اور ناواقف ہیں۔ ان کو کچھ پتہ نہیں کہ اسلامی تحریک کیسے چلائی جاتی ہے۔ پس دراصل یہی وجہ ہے جس کی بناء پر مودودی صاحب نے امور مذکورہ کے ارکان اسلام ہونے کو پسند نہیں فرمایا۔ مودودی صاحب کے اس خیال کا ذکر اور اس کا رد مفصل طور پر گذر چکا ہے اور یہ خیالات خود غلط ہیں۔ مقصد زندگی عبادت ہے

AhleSunnatPk.Com

اور عبادت کا اکثر حصّہ دراصل یہی امور ہیں. باقی اکثر چیزیں خواہ معاشی ہوں یا سیاسی ضروریات زندگی سے ہیں نہ مقصد زندگی سے"۔

تنقیدالمسائل ص ۱۶۲،۱۶۳

شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب اپنی بات کی مزید وضاحت ان الفاظ سے فرماتے ہیں۔

"ضروریات زندگی (کھانا، پینا، پہننا، لیٹنا، نکاح کرنا، خرید و فروخت کاشتکاری، مزدوری، تجارت، ملازمت، حکومت. میں اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کرنا اور جائز ناجائز میں فرق کرنا بھی عبادت ہے مگر یہ کام فی نفسہٖ عبادت نہیں ہیں. اس لئے ان کو دنیوی مفاد کی بناء پر کرنا ممنوع نہیں کہا جاتا بخلاف ان امور کے جو فی نفسہٖ عبادت ہیں، ان کو دنیوی مفاد کی بناء پر کرنا منع ہے. پس ہمارے اس کام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو امور غیر عبادت ہیں ان کو عبادت عارض ہوتی ہے۔ اگر ان کو عبادت سے الگ کیا جاوے تو اپنی جگہ دنیا کی آبادی اور زندگی میں ایک مستقل مقام رکھتے ہیں. ان کو زندگی کی ضروریات تو کہہ سکتے ہیں. مگر زندگی کا مقصد نہیں کہہ سکتے."

(تنقیدالمسائل ص ۱۶۹، ۱۷۰

ایک دوسرے مقام پر بحث کو فیصلہ کن مرحلہ میں لے جاکر شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد صاحب فرماتے ہیں.

"مولانا صاحب کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں ارکان اسلام کے نام سے ویسے ہی مشہور ہوگئی ہیں. کتاب وسنت میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی. محض غلطی کی بنا پر ایسا کہا جاتا ہے. اس کی وجہ سے

AhleSunnatPk.Com

مسلمانوں کا طرزِ عمل بگڑتا گیا ہے حالانکہ دینی علم سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا بھی ان امور کے ارکان اسلام ہونے کو جانتا ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں کتاب الایمان کو اسی حدیث سے شروع کیا ہے۔ اور عبادات، نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ کی کی ترتیب میں اسی حدیث کو بنیاد قرار دیا ہے:

امور مذکورہ کے ارکان ہونے کا ثبوت

"بنی الاسلام علی خمس (بخاری) اسلام پانچ ارکان پر بنایا گیا ہے۔ اس حدیث میں صاف طور پر مذکور ہے کہ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔ توحید و رسالت کا دل سے اقرار، نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا۔ رمضان کے روزے۔ بیت اللہ کا حج کرنا (بخاری) فتح الباری میں ان کو ارکان کہا گیا ہے۔" (تنقید المسائل صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

AhleSunnatPk.Com

عورتوں کو طلاق کا حق

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا یہ نظریہ کہ عورت کو بھی یہ اختیارات دیئے جائیں کہ وہ بھی جب چاہے مرد کو طلاق دے سکے۔ اس کی دلچسپ روئیداد حضرت العلام الحافظ عبد اللہ صاحب محدّث روپڑی کے قلم سے۔

"حکومت کی طرف سے عائلی قوانین کے لئے ایک کمشن مقرر ہے۔ اس نے بغرض جوابات ایک سوالنامہ جاری کیا۔ اس کا سالواں سوال یہ ہے:

"کیا آپ اس سے متفق ہیں کہ از روئے قانون یہ صحیح تسلیم کیا جائے کہ معاہدہ ازدواج میں یہ شرط درج ہو سکتی ہے کہ عورت کو بھی اعلان

طلاق کا وہی حق حاصل ہوگا جو مرد کو حاصل ہے"۔

مودودی صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔

"اگر ایجاب وقبول کے وقت عورت یہ کہے کہ میں اپنے آپ کو تیرے نکاح میں اس شرط کے ساتھ دیتی ہوں کہ میں جب چاہوں اپنے اوپر طلاق وارد کرنے کی مختار رہوں گی اور مرد اسے قبول کرے تو قانوناً اس شرط کو درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ صورت تفویض طلاق کی ہے اور فقہا نے اسے جائز رکھا ہے"۔

(تسنیم جلد ۹ نمبر ۱۹ ، ۵ ۱۳ ۷۶ھ مطابق ۵۷ ۱۹ء ص ۳)

مودودی صاحب نے یہاں تو ایسی غیر معقول بات کہی ہے کہ ابجد خوان بھی نہیں کہہ سکتا۔ کون نہیں جانتا کہ جب ایک شخص کسی شے کا مالک ہی نہیں تو وہ تفویض (سپرد) کیا کرے گا۔ مرد طلاق کا مالک بعد نکاح ہوتا ہے اور مودودی صاحب نے جو تفویض طلاق کے الفاظ ذکر کئے ہیں وہ عقد کے درمیان ہیں تو پھر تفویض کس طرح درست ہوئی؟

پھر مودودی صاحب نے بڑی جرأت کے ساتھ اس کو فقہا کا مسلک بنا دیا۔ حالانکہ فقہ میں اس کا نام ونشان نہیں۔

پھر ایک ڈبل غلطی یہاں اور کی ہے وہ یہ کہ تفویض طلاق ایک وقتی چیز ہے۔ مثلاً خاوند عورت کو کہتا ہے کہ فلاں وقت تک طلاق تیرے اختیار میں ہے تو یہ عارضی اختیار ہے جو وقت کے گذرنے پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید کے پارہ ۲۱ کے آخیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کے متعلق اختیار دینے

AhleSunnatPk.Com

کا حکم ہوا جو وقتی چیز تھی۔ تا زندگی عورت کو طلاق کا مستقل مالک بنا دینا اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ماتحت اپنے افسر کو جب چاہے معزول کر سکے تو وہ افسر کیا ہوا۔ یہاں ایک واقعہ یاد آگیا وہ یہ کہ ہمایوں بادشاہ جب دریائے گنگا میں غوطے کھانے لگا تو اس کے سقّہ نے اس کی جان بچائی۔ اس کے بعد جب ہمایوں تخت دہلی پر بحال ہو تو سقّہ سے کہا۔ مانگ جو مانگنا ہے۔ سقہ نے آدھے دن کی بادشاہی مانگی اور اپنی مشک کے ٹکڑے کر کے اس پر اپنا سکّہ چلا دیا۔ اگر سقّہ تا حیات بادشاہی مانگ لیتا تو کیا پھر ہمایوں بادشاہ رہ جاتا۔ ٹھیک اسی طرح مرد اپنے گھریلو نظام میں چھوٹا سا بادشاہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ الآیۃ ۵ یعنی مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ بوجہ ذاتی فضیلت کے اور بوجہ نان ونفقہ کی ذمہ واری کے۔

خاوند کا عورت کو مستقل اختیار دینا یہ اس آیت کے خلاف ہے۔ اور جو شرط قرآن وحدیث کے خلاف ہو وہ باطل ہوتی ہے پس خاوند کو یہ اختیار نہیں کہ وہ طلاق کا معاملہ مستقل طور پر عورت کے حوالے کر دے۔ پھر مودودی نے یہاں بھی جرأت کی اور اس کو بھی فقہا کی طرف منسوب کر دیا۔ اسی طرح آپ نامعقول باتیں گھڑ گھڑ کے کبھی محدثین پر تھوپتے ہیں۔ کبھی فقہا پر۔ اس فن میں آپ کی کتاب تفہیمات بڑی معرکہ کی کتاب ہے اور رسوالنامہ مذکورہ کے جوابات میں بھی آپ نے بہت گل کھلائے ہیں۔ ہم کچھ تفصیل کرتے مگر یہاں گنجائش نہیں۔ خدا کو منظور ہوا تو کسی اور فرصت میں سہی۔"

(مودودیت اور احادیث نبویہ صفحہ ۷۴، ۷۵، ۷۶)

AhleSunnatPk.Com

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے

غلط نظریات اور مسائل

پر

علماء اہلحدیث کا تبصرہ

محمدی دارالمطالعہ
محمدی چوک حبیب کالونی
رحیم یار خان

AhleSunnatPk.Com
AhleSunnatPk.Com

متعہ اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب

حضرت الحاج جناب مولانا محمد داؤد راز صاحب خطیب جامع اہلحدیث مومن پورہ بمبئی کے قلم سے

"ایک متعین مدت کے لئے مقررہ رقم کے عوض کوئی مرد کسی عورت سے اس کی عصمت کا سودا کرے یہ متعہ کہلاتا ہے اور شریعت اسلامیہ میں اہل السنت والجماعت کے ہاں یہ "متعہ" قطعاً حرام ہے۔ اس کے جواز کے لئے کوئی بھی گنجائش قطعاً نہیں ہے، مگر ہمارے محترم مولانا مودودی صاحب نے ایک مرتبہ اس کے جواز کا بھی فتویٰ دے ڈالا (تحریکِ جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث

متعہ اصل میں شیعہ حضرات کا مسئلہ ہے۔ جب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنے دلائل کی روشنی میں اس کے جواز کا فتویٰ دے ڈالا۔ تو اہلِ سنت والجماعت نے اس متعہ کے فتویٰ کو مسلکِ اہل سنت والجماعت کے خلاف قرار دیا۔ دوسری طرف شیعہ حضرات نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے دلائل اور فتویٰ کو اپنے شیعہ مسلک کے عین مطابق دیکھا۔ تو لکھا۔

"موجودہ زمانہ کے مشہور مفکر علامہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی نے حال ہی میں اس مسئلہ پر ایک بسیط مقالہ لکھ کر اس کی افادیت کا اقرار کیا ہے۔"

شیعہ حضرات کی مشہور کتاب "متعہ اور اسلام" از سرکار سید العلماء علامہ سیّد علی نقوی النقوی مجتہد العصر لکھنؤ۔ ناشر مکتبہ امامیہ اردو بازار لاہور صـ

چنانچہ مسلکِ اہل سنت والجماعت کی حمایت میں مشہور اخبار ہفت روزہ "الاعتصام"

AhleSunnatPk.Com

نے تفصیل کے ساتھ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے جواز متعہ پر تنقید کی ہے جس کو مولانا محمد داؤد راز صاحب نے اپنی کتاب تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث ص۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵ میں نقل فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کچھ دنوں سے عجیب عجیب اور پر لطف تحقیقات فرمانے لگے ہیں۔ چند روز ہوئے ہیں۔ انہوں نے صحیح بخاری کی صحت و استناد کے بارہ میں یہ انکشاف کیا تھا کہ:۔

"کوئی شریف آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں جو چھ سات ہزار احادیث درج ہیں وہ ساری کی ساری صحیح ہیں"۔

اب اگست کے ترجمان القرآن میں انہوں نے اپنی "ترجمانی تفسیر" تفہیم القرآن میں سورہ مومنون کی ابتدائی آیات کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ کے ذیل میں متعہ کے جواز کا فتویٰ ارشاد فرمایا۔

"آگے بڑھنے سے پیشتر مناسب ہوگا کہ سورہ مومنون کی ابتدائی آیات پر ایک نظر ڈال لی جائے تاکہ مولانا مودودی کے "جواز متعہ" کا موقف واضح ہوسکے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓي اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ یقیناً کامیاب ہوگئے ایمان والے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔ جو نکمی باتوں پر دھیان نہیں دیتے جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں کے اور اپنی لونڈیوں کے جو لوگ ان

(دو ذرائع) کے سوا کوئی اور ذریعہ اپنے جنسی نقاضوں کو پورا کرنے کا اختیار کریں۔ وہ (حدود شریعت سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

ایک بار آپ یہاں پھر رکیئے اور پیش نظر آیات پہ دوبارہ غور فرمائیے۔ بالخصوص آخری آیت کے معنی و مطلب کی وسعتوں کو ذہن و فکر کے زاویوں میں لائیے اور پھر بتائیے کہ کیا یہ آیت اس امر کی قطعی وضاحت کناں نہیں ہے کہ بیوی اور مِلک یمین کے سوا قرآن نے جنسی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اور تمام دروازے مسلمان پر کلیتہً بند کر دیئے ہیں۔ خواہ وہ متعہ ہو یا کچھ اور۔

لیکن داد دیجئے "مزاج شناس رسول" کی "درایت" کی کہ ان کے نزدیک قرآن کی نصِ صریح تحریم متعہ پر کوئی وزنی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ ان کے خیال میں متعہ کیساتھ بعض ایسی چیزیں بھی جائز ہیں جن کا نام لیتے ہوئے بھی کسی بھلی مجلس میں شرم آتی ہے۔

معلوم نہیں مولانا مودودی کو متعہ سے کیا دلچسپی ہے کہ اس کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے اجتہاد و فکر کا پورا سرمایہ میدانِ تحقیق میں جھونک دیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ شریعت مطاہرہ سے اس کا جواز ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ مگر قربان جائیے ان کی محنت و کاوش کے کہ اس کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور اس وقت تک میدان نہیں چھوڑا جب تک کہ ایک وسیع سمندر میں مسافروں سے بھرا ہوا ایک جہاز توڑ کر انہوں نے متعہ کے جواز کی صورت پیدا نہیں کر دی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"فرض کیجئے کہ ایک جہاز سمندر میں ٹوٹ جاتا ہے اور ایک مرد و عورت کسی تختے پر بہتے ہوئے ایسے سنسان جزیرے پر جا پہنچتے ہیں۔ جہاں کوئی آبادی موجود نہ ہو۔ وہ ایک ساتھ رہنے پر مجبور ہیں اور شرعی شرائط کے مطابق ان کے

AhleSunnatPk.Com

درمیان نکاح بھی ممکن نہیں۔ ایسی حالت میں ان کے لئے اس کے سوا چارہ نہیں کہ باہم خود ہی ایجاب وقبول کر کے اس وقت تک کے لئے عارضی نکاح کر لیں جب تک کہ وہ آبادی میں نہ پہنچ جائیں یا آبادی ان تک نہ پہنچ جائے۔ کم وبیش ایسی ہی اضطراری صورتیں اور بھی ہو سکتی ہیں۔ متعہ ایسی اضطراری حالتوں کے لئے ہے۔"

ترجمان القرآن بابت ماہ اگست ۱۹۵۵ء ص ۳۷۹

دیکھا آپ نے مولانا مودودی کو متعہ کا جواز ثابت کرنے کیلئے کتنا دُور کا چکر کاٹنا پڑا

پہلی بات تو یہ ہے کہ چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں ایک واقعہ بھی اس قسم کا نہیں ملتا کہ پورا جہاز سمندر کی سرکش لہروں کی نظر ہو گیا ہو اور صرف ایک تختہ محفوظ رہا ہو۔ جس میں کہ ایک غیر محرم مرد اور عورت بیٹھے رہے ہوں۔ مسلمانوں نے جنگیں بھی لڑیں۔ تجارت بھی کی۔ بادشاہت بھی کی، سفارت بھی کی انہوں نے مختلف حالات میں طول طویل سفر بھی اختیار کئے جو بحری بھی تھے، بری بھی تھے اور فضائی بھی۔ لیکن کوئی ایک مثال ایسی نہیں ملتی جو مولانا مودودی نے پیش فرمائی ہے۔ گذشتہ چودہ صدیوں کی اسلامی تاریخ میں نہ کوئی اس انداز سے جہاز ٹوٹا، نہ کوئی غیر محرم مرد اور عورت اس طرح تختے پر بہتے ہوئے کسی سنسان جزیرے میں پہنچے اور نہ کسی نے اس صورتحال سے مضطر و بے قرار ہو کر متعہ کیا۔

اس مثال کا وجود خارج میں تو کہیں دستیاب نہیں ہوتا۔ ہاں البتہ مولانا مودودی کے ذہن کے سمندر میں سفر کرتے ہوئے اگر کوئی جہاز ٹوٹا ہو اور پھر یہ صورتحال پیدا ہوئی ہو تو واقعی یہ دور حاضر کا "اصولی اور بنیادی مسئلہ ہے اس کا حل اگر پورے کا پورا اسلامی نظام برپا کرنے کے داعی پیش نہ کرتے تو یہ اسلامی نظام میں ایک بہت بڑا خلا رہ جاتا۔

AhleSunnatPk.Com

مولانا مودودی اور ان کی جماعت فقہ کی مخالفت میں ایک دلیل یہ بھی دیا کرتے ہیں کہ فقہ دور از کار باتوں کا مجموعہ ہے اور اس میں ایسے ایسے مفروضوں کو جمع کیا گیا ہے جو پوری انسانی زندگی میں پیش نہیں آ سکتے۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے خردمندوں سے کیا متعہ کے جواز کی یہ مثال کبھی پیش آئی ہے؟ اور خارج میں کہیں اس کے وجود کا پتہ نشان ملتا ہے۔

فرض کیجئے اگر یہ صورت پیش آ بھی جائے اور سمندر کی دو دو تین تین سو فٹ کی بے پناہ لہریں کسی مضبوط جہاز کو اس طرح توڑ دیں کہ اس کا صرف ایک ہی تختہ محفوظ رہ سکے جس پر کہ ایک مرد اور ایک عورت بہتے ہوئے کسی سنسان جزیرے میں پہنچ جائیں۔ تو اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ بقول مولانا مودودی کے ایسی جگہ پہنچے ہیں جہاں آدم ہے نہ آدم زاد۔ وہ ایک بے آباد اور سنسان جزیرہ ہے۔ ظاہر ہے کہ وہاں ان کو کھانے کی ضرورت بھی ہوگی۔ پہننے کی بھی ہوگی۔ رہنے سہنے کی بھی ہوگی اور گرمی و سردی سے محفوظ رہنے کے لئے مکان کی حاجت بھی ہوگی۔ کیا وہ ان چیزوں کے حصول پر کوئی توجہ نہیں دیں گے؟ تختے سے اترتے ہی سب سے پہلے ان کا ذہن اس طرف منتقل ہوگا کہ چلو پہلے متعہ تو کریں باقی پھر دیکھا جائے گا۔

یہ عجیب تضاد ہے کہ ایک طرف تو مولانا متعہ ثابت کرنے کے لئے مرد اور عورت کو ایسی جگہ پہنچاتے ہیں۔ جہاں زندگی اور اس کے لوازمات ہی ختم ہیں۔ دوسری طرف جنسی اعتبار سے ان میں وہ اس قدر اضطراری کیفیت پیدا کرتے ہیں کہ وہ متعہ کے لئے بے چین ہو جاتے ہیں۔

کیا عقل سلیم اس بات کو مانتی ہے کہ جس مرد و عورت کے پاس نہ کھانے کو روٹی کا ٹکڑا ہے نہ پینے کو پانی کا قطرہ، نہ پہننے کو کپڑا نہ رہنے سہنے کو مکان، لیکن

AhleSunnatPk.Com

ان میں جنسی بھوک کی تیزیاں اور شدتیں ناقابل برداشت ہیں۔ اس قسم کا ذلیل آدمی مولانا مودودی کے ذہن میں کوئی ہو تو ہو۔ اس دنیا میں تو کم از کم پایا نہیں جاتا جب کوئی شخص اس ہولناک صورتحال سے گذرتا ہوا۔ یکا یک بے سرو سامان ہو گیا ہو اور آبادی کو چھوڑ کر جنگل بیابان میں جا پڑا ہو۔ آپ ذرا غور تو فرمائیے وہاں اس کے جنسی تقاضے باقی بھی رہینگے اور وہ اس لائق رہے گا کہ متعہ کے لئے مضطرب و بے قرار ہو؟

مولانا کے سامنے غالباً متعہ کی پوری تعریف نہیں ہے۔ اگر متعہ کی پوری تعریف سے وہ باخبر ہوتے تو شاید تفسیر قرآن کے نام سے یہ لغزش ان سے سرزد نہ ہوتی جو لوگ متعہ کی اباحت کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک اس کا مصرف محض جنسی تقاضوں کو پورا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ایک مقصد ان کے سامنے یہ بھی ہے کہ وہ سفر میں جائیں تو انہیں ایک ایسے رفیق کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو ان کی ضروریات کو سمجھنے اور ان کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ یہ چیز ہمیشہ آبادیوں میں پیش آتی ہے۔ جہاں آدمی کو کھانے پکانے، پہننے اور رہنے سہنے کے لئے کئی قسم کے تکلفات سے دو چار ہونا پڑتا ہے اور ان کو پورا کرنے کے لئے وہ ایک رفیق کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ شیعہ مسلک نے ایسی صورت میں متعہ (عارضی نکاح) کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس عارضی نکاح میں مرد عورت کو کچھ روپے بھی دیتا ہے۔ یعنی باقاعدہ یہ ایک سودے کی صورت میں طے پاتا ہے۔

متعہ کی اس ضرورت اور تعریف کی روشنی میں مولانا مودودی بتائیں کہ کیا ایک سنسان جنگل میں بھی یہ ضروریات پیش آسکتی ہیں۔ جہاں کہ زندگی اور اس کے لوازمات ہی ناپید ہیں۔

AhleSunnatPk.Com

متعہ کے جواز میں مولانا کا مضمون پڑھتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کوئی فلم دیکھ رہے ہیں۔ جس میں ایک وسیع وعریض سمندر دکھایا گیا ہے اور اس میں مسافروں سے لدا ہوا ایک جہاز سطح سمندر پر تیرتا ہوا چلا جا رہا ہے کہ ناگہاں سمندر میں تلاطم برپا ہو جاتا ہے اور سمندر کی متمرد لہروں کے زوردار تھپیڑے جہاز کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ صرف ایک تختہ بچ جاتا ہے جس پر ایک مرد اور عورت سوار ہیں اور مولانا دیکھ رہے ہیں کہ وہ تختہ بہتے بہتے ایک ایسے جزیرے میں پہنچ جاتا ہے جہاں کوئی آبادی نہیں ہے۔ وہاں پہنچ کر ادھر وہ تختے سے نیچے اترتے ہیں۔ ادھر جنسی بھوک کی شدت انہیں ستانے لگتی ہے۔ یعنی مولانا انہیں دیکھ رہے ہیں کہ ان کے سامنے سوائے جنسیت کے اور کوئی مسئلہ مشکل نہیں ہے کھانے پینے کا سامان اور پہننے کے لئے کپڑے وہ تختے پر لاد کر ساتھ لے آئے ہیں۔ اب صرف ایک مسئلہ ان کے سامنے ہے اور وہ ہے متعہ !!

متعہ کا جواز ثابت کرنے کے لئے مولانا کو کتنے مفروضے قائم کرنا پڑے ہیں کہ عورت میں جاذبیت بھی ہو اور وہ متعہ کے لائق بھی ہو۔ پھر وہ دونوں مضطر اور بیقرار بھی ہوں۔

سوال یہ ہے۔ اگر مرد تو مضطر ہو۔ مگر عورت مضطر نہ ہو یا عورت مضطر ہو اور مرد مضطر نہ ہو تو کیا اس صورت میں مولانا اس بات کا ذمہ لیتے ہیں کہ ان دونوں میں سے جو مضطر نہ ہو اس کو وہ اضطرار و شہوت رانی کے انجکشن دیں گے تاکہ دونوں میں توازن قائم رہے اور وہ متعہ کے لئے تیار ہو سکیں؟"

(الاعتصام ۴ر نومبر ۱۹۵۵ء)

AhleSunnatPk.Com

بلا عنوان مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے چند غلط مسائل،

ممتاز اہلحدیث عالم جناب مولانا قاضی مقبول احمد صاحب ایم اے گوجرانوالہ سابق رکن مجلسِ شوریٰ جماعت اسلامی نے مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے مشتے نمونہ از خروارے چند غلط مسائل پر تبصرہ کیا ہے۔ جو کہ اجماع امت اور مسلک اہلحدیث کے خلاف ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

---

(۱) مولانا مودودی کا تفسیر کے میدان میں شاہکار "تفہیم القرآن" ہے۔ موصوف اس میں آیت فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ (اگر میت کی اولاد میں صرف دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو ان کو ترکہ میں دو تہائی ملے گا) کے تحت لکھتے ہیں۔

"مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کوئی لڑکا نہ چھوڑا ہو اور اس کی اولاد میں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں تو خواہ دو لڑکیاں ہوں یا دو سے زائد بہر حال اس کے کل ترکہ کا ۲/۳ حصہ ان لڑکیوں میں تقسیم ہوگا اور باقی ۱/۳ دوسرے وارثوں کو۔ اس سے یہ حکم آپ سے آپ نکل آتا ہے کہ اگر میت کا صرف ایک بیٹا ہو۔ تو وہ ۲/۳ کا حق دار ہوگا اور کئی بیٹے ہوں تو ۲/۳ میں شریک ہوں گے۔

(تفہیم القرآن ج ۱ ص ۳۲۶ طبع اوّل)

خط کشیدہ عبارت غور سے پڑھئے۔ اس مقام پر مولانا محترم کا لڑکے کو لڑکیوں

پر قیاس کرنا قطعی طور پر غلط اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ یہ بات تو درس نظامی کا معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ لڑکا دوسرے وارثوں کی عدم موجودگی میں کل مال کا وارث ہوتا ہے اور اگر دوسرے وارث موجود ہوں تو ان کا حصہ ادا کرنے کے بعد باقی سب مال اسے ملتا ہے۔ غور فرمائیے علم وراثت کا یہ معمولی سا مسئلہ بیان کرنے میں مولانا مودودی نے کیسی ٹھوکر کھائی ہے۔

(۲) سورۃ احزاب آیت نمبر ۳۶ کے تحت لکھتے ہیں۔

"ابن عباس، مجاہد، قتادہ اور مقاتل بن حبان کہتے ہیں کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زیدؓ کے لئے حضرت زینبؓ کے نکاح کا پیغام دیا تھا۔ اور حضرت زینبؓ اور ان کے رشتہ داروں نے اسے نامنظور کر دیا تھا۔ اس طرح کا اظہار نارضامندی آپ کے بھائی عبداللہ بن جحشؓ نے بھی کیا تھا۔ (تفہیم القرآن طبع اول)

اس مقام پر بھی موصوف ٹھوکر کھا گئے ہیں۔ حضرت زینبؓ کے بھائی حضرت عبداللہ بن جحشؓ اس واقعہ سے بہت پہلے جنگ احد میں شہادت پا چکے تھے۔ (سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۹۵) میں ہے کہ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبداللہ بن جحشؓ دونوں کو ایک قبر میں دفنایا گیا تھا۔

(۳) آیت: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

"پھر جو کوئی دو دن پہلے واپس ہو گیا ہو تو کوئی ہرج نہیں اور جو کسی نے دو دن زیادہ صرف کر دیئے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں"۔

اس کے بعد حاشیہ میں تشریح یوں کی ہے۔

AhleSunnatPk.Com

ایام تشریق میں منیٰ سے مکّے کی طرف واپس خواہ دو دن پہلے ہو یا دو دن بعد دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔ (تفہیم القرآن)

مولانا کا راہوار فکر یہاں بھی ٹھوکر کھا گیا ہے۔ آیت کریمہ کا مطلب وہ نہیں جو موصوف نے بیان کیا ہے۔ بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بارہ ذوالحجہ کو لوٹ آئے تو بھی کوئی حرج نہیں اور اگر ایک دن تاخیر کر کے ۱۳ کو پلٹ آئے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ نامعلوم مولانا نے دو دن پہلے اور دو دن بعد کا مطلب کس بنیاد پر اخذ کیا ہے؟

(۴) آیت: وَ سخرنا مع داؤد الجبال والطیر کی تشریح بایں الفاظ کی ہے
"ان ارشادات سے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ جب اللہ کی حمد وثناء کے گیت گاتے تھے تو اُن کی سُریلی آواز سے پہاڑ گونج اٹھتے تھے اور پرندے ٹھہر جاتے تھے اور سماں بندھ جاتا تھا۔
(تفہیم القرآن طبع اول)

حضرت داؤد کے معجزے کا جس طرح اس تشریح میں عقل اور تاویل نے حلیہ بگاڑا ہے۔ اس پر گرفت کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں۔
"تسخیر جبال کا یہ معنی کرنا کہ حضرت داؤدؑ جب پہاڑوں میں تسبیح میں مشغول ہوتے تھے تو پہاڑ ان کی آواز سے گونجنے لگتے تھے۔ قرآن کی تفسیر نہیں بلکہ تحریف ہے۔"
(تفسیر ماجدی سورۃ انبیاء آیت ۷۹)

AhleSunnatPk.Com

۵) سورۃ فاتحہ کی آیت "الرحمٰن الرحیم" کی تشریح میں موصوف لکھتے ہیں کہ "رحمان" کے بعد لفظ "رحیم" بالکل اسی طرح ہے جس طرح ہم "سخی" کے بعد "داتا" گورنے کے بعد "چٹا" اور لمبے کے بعد "تڑنگا" بولتے ہیں۔ گویا جیسے یہ بعد میں آنے والے الفاظ لغو بے معنی اور مہمل ہیں۔ اسی طرح "رحمان" کے بعد "رحیم" بھی ایک مہمل اور بے معنی لفظ کا اضافہ ہے۔ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

۶) "صلوٰۃ وسطیٰ" کی تشریح کرتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ بعض احادیث سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔ یہ "جاسکتا" ہے میں جو بے یقینی کارفرما ہے وہ فہم حدیث میں کوتاہ دستی کا ثبوت ہے۔ جن احادیث کی طرف موصوف نے اشارہ کیا ہے ان سے "اخذ کیا" جاسکتا" ہے نہیں بلکہ وہ اس بارہ میں نص قطعی ہیں کہ صلواۃ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا

مَلَأَ اللّٰہُ قبورَھم وبیوتَھم نَارًا کما شَغَلُوْنَا عن الصّلوٰۃ الوسطیٰ حتی غابت الشمس،

بخاری، مسلم کے الفاظ یہ ہیں۔

عن الصلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر

حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم صلواۃ وسطیٰ فجر کی نماز سمجھا کرتے تھے۔

فَقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی صلوٰۃ العصر (مسند احمد)

ان واضح دوٹوک اور قطعی احادیث کے بعد یہ کہنا کہ "اخذ کیا جاسکتا" ہے۔

کس قدر عاصیانہ بات ہے۔ اس کا اندازہ صرف اہل علم ہی کر سکتے ہیں۔

۷) فقر الحدیث کے میدان میں مولانا مودودی کا شاہکار "خطبات" ہے یہ

AhleSunnatPk.Com

کتاب ان تقاریر کا مجموعہ ہے جو نماز، روزہ، حج اور زکواۃ کے مسائل پر آپ نے فرمائیں۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسے متعدد زبانوں میں شائع کیا جا چکا ہے مولانا محترم حج کے مسائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(۷) اس جگہ "منٰی میں ہے" قربانی کی جاتی ہے تاکہ راہ خدا میں خون بہانے کی نیت اور عزم کا اظہار عمل سے ہو جائے۔ پھر وہاں سے کعبہ کا رخ کیا جاتا ہے۔ جیسے سپاہی اپنی ڈیوٹی ادا کر کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سرخرو واپس آ رہا ہے۔ طواف اور دو رکعتوں سے فارغ ہو کر احرام کھل جاتا ہے جو کچھ حرام تھا وہ پھر حلال ہو جاتا ہے (حقیقت حج)

مولانا محترم کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ احرام طواف اور دو رکعتوں سے بہت پہلے منٰی ہی میں کھل جاتا ہے اور ما سوائے بیوی کے سب کچھ حلال ہو جاتا ہے طواف کے بعد یہ ممانعت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

(۸) مولانا مودودی غالباً دنیا کے پہلے فقیہ ہیں جنہوں نے حقیقت صلواۃ (مطبوعہ مکتبہ جماعت اسلامی حیدرآباد دکن) میں یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ نمازی جب کھڑا ہوتا ہے تو تکبیر تحریمہ سے پہلے ہی اِنّی وجّھتُ وَجھِیَ الخ دعا کرتا ہے پھر تکبیر کہتا ہے اور اس کے بعد سبحانکَ اللّٰھم الخ پڑھتا ہے۔ ورنہ آجتک علماء یہی بیان کرتے آئے ہیں کہ یہ دعا تکبیر تحریمہ سے پہلے نہیں بلکہ بعد میں پڑھی جاتی ہے

(۹) مولانا مودودی ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:-

آئمہ اربعہ کا اس بات پہ اتفاق ہے کہ تین طلاقیں مغلظ ہیں اور ان کے رجوع کا حق باقی نہیں رہتا۔ علامہ ابن تیمیہ نے اس کے خلاف رائے دی ہے۔ وہ اسے طلاق رجعی قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے

AhleSunnatPk.Com

راشدین میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جس میں بیک وقت تین طلاقوں کو رجعی قرار دیا گیا ہو۔ (ہفت روزہ ایشیا ۵ نومبر ۱۹۷۶ء صـ۹)

قطع نظر اس بات کے کہ علامہ ابن تیمیہؒ کے علاوہ متقدمین میں سے کون کون اسے رجعی قرار دیتے ہیں اور اس بات سے بھی قطع نظر کرتے ہوئے کہ حق ابنِ تیمیہؒ کے ساتھ ہے کہ آئمہ اربعہ کے ساتھ۔ کیا مولانا مودودی کا یہ ارشاد درست ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے زمانہ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی تو اس میں فقہاء الحدیث کا کیا قصور انہیں تو مسند احمد میں یہ روایت ملتی ہے۔

عن رکانہ انہ طلق امرأتہ ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیھا حزناً شدیداً فسئلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف طلقتھا فقال ثلاثۃ فی مجلسٍ واحدٍ فقال لہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تلک واحدۃ فارتجعھا

حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں۔ پھر بہت پریشان ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک ہی واقعہ ہوئی ہے رجوع کر لو۔"

گذرتے ہوئے قاضی شوکانی کی رائے بھی ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں

الحدیث نص فی محل النزاع (نیل الاوطار۔ ج ۶۔ ص ۱۹۸)

یہ حدیث محل نزاع میں فیصلہ کن ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جس میں تین طلاقوں کو رجعی قرار دیا گیا ہو:

ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ

وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

AhleSunnatPk.Com

ہم نے یہ مثالیں با دل نخواستہ پیش کی ہیں، اگر خوشنویس صاحب نے پھر اصرار کیا تو انشاء اللہ تفقہ کے ساتھ ساتھ مولانا مودودی کی عربی دانی کی چند مثالیں بھی پیش کر دی جائیں گی۔ (ہفت روزہ الاعتصام جمعۃ المبارک ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء ص ۶)

زیر ادارت حضرت مولانا حافظ احسان الٰہی صاحب ظہیر فاضل مدینہ یونیورسٹی)

اسی مضمون کے متعلق حضرت مولانا حافظ احسان الٰہی صاحب ظہیر فاضل مدینہ یونیورسٹی ادارتی نوٹ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"زیر نظر مضمون جسے جماعت اسلامی کے ایک سابق رکن مولانا مقبول احمد صاحب نے لکھا ہے پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ مولانا محترم کے وابستگان اور خوشنویس بنظر غائر مطالعہ فرمائیں گے اور حق کی اتباع کریں گے۔ آخر میں ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی بات ٹھکرانے سے مولانا کی بات ٹھکرانا زیادہ بہتر اور زیادہ آسان ہے۔" (ہفت روزہ الاعتصام جمعۃ المبارک ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء ص ۶)

محمدی دار المطالعہ
محمدی چوک حبیب کالونی
رحیم یار خان

AhleSunnatPk.Com

مولانا ابوالاعلیٰ

مودودی اور جماعت اسلامی

اکابر علماءِ اہلحدیث کی

آرا کے آئینہ میں

AhleSunnatPk.Com
AhleSunnatPk.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکابر علمائے اہلحدیث نے مودودی فرقہ اور اس کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے مختلف غلط پہلوؤں پر عالمانہ تبصرے کئے ہیں۔ چنانچہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری مرحوم سردار اہلحدیث نے مودودی صاحب کے نام "ابوالاعلیٰ" کا ترجمہ "اللہ میاں کا باپ کرتے ہوئے لطیف انداز میں لکھا ہے۔

"مولانا مودودی کا نام سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھا جاتا ہے۔ معلوم نہیں یہ نام ہے یا کنیت۔ بہر حال جو کچھ بھی ہے۔ ترجمہ اس کا ہے اعلیٰ کا باپ سُبحانَ ربی الاعلیٰ کو ملحوظ رکھ کر ہم مولانا کو مشورہ دیں تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ اس نام کی بجائے ابوالعلیٰ تجویز کریں تو مناسب ہے۔" (خطاب بہ مودودی صفحہ ۲ حاشیہ)

کشش پیدا کرنے کے لئے "تحریک مودودیت" کو جماعت اسلامی کا نام دیا گیا ہے۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے "جماعت اسلامی" کے نام رکھنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ حافظ صاحب رقمطراز ہیں۔

کسی نئے فرقہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی جماعت کو اسلامی جماعت کے نام سے موسوم کرے۔ پس جو فرقہ اپنی جماعت کا نام اسلامی جماعت رکھتا ہے وہ دراصل اپنے سوا باقی فرقوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے۔ یعنی ان کی جماعتیں اسلامی جماعت نہیں۔ جیسے آجکل مودودی فرقہ اپنی جماعت کو جوان کے خیال میں عین اسلام ہے۔ اسلامی جماعت کے نام سے موسوم کرتا ہے (تنقید المسائل صلا)

ایک دوسرے مقام پر حافظ صاحب "اسلامی جماعت" کے نام پر تبصرہ

AhleSunnatPk.Com

فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اپنی جماعت کو اسلامی جماعت کہیں تو دوسرے فرقوں پر غیر اسلامی ہونے کی طنز سمجھی جائے گی۔ جو کسی صورت میں بھی جائز قرار نہیں دی جاسکتی جیسے مودودی جماعت کا حال ہے کہ وہ اپنی جماعت کو بیک وقت تہذیبی اور سیاسی بلکہ کل اسلام سے عبارت سمجھتے ہوئے اپنی جماعت کو اسلامی جماعت کہتے ہیں"۔
(تنقیدالمسائل ص۹)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسمٰعیل السلفی گوجرانوالہ نے اپنے ایک بے لاگ تبصرہ میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو اسلام میں تیسری اور چوتھی صدی کے دو مشہور گمراہ فرقوں معتزلہ اور جہمیہ کی صف میں کھڑا کیا ہے۔ اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"میری رائے میں مولانا مودودی اور مولانا اصلاحی کے نظریات نہ صرف مسلک اہلحدیث کے خلاف ہیں بلکہ یہ نظریات تمام آئمہ حدیث کے خلاف ہیں ان میں آج کے جدید اعتزال بجہم کے جراثم مخفی ہیں"۔ (جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث ص۱۱۱)

ایک دوسرے مقام پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے ایک مضمون پر جو کہ آئمہ محدثین کے اصول کے سراسر خلاف تھا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسمٰعیل السلفی سنت رسول (فداہ امی وابی) کی محبت میں پورے جوش ایمانی سے اپنے عزم کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں

"یہ مضحکہ خیز پوزیشن ہمیں یقیناً ناگوار ہے۔ ہم انشاءاللہ آخری حد تک اس سے مزاحمت کریں گے اور سنت رسول کو ان ہوائی حملوں سے بچانے کی کوشش کریں گے۔"
(جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث ص۶۳)

کتاب وسنت کی اشاعت میں جماعت اسلامی نے کوئی نمایاں کردار ادا نہیں کیا ہے صرف لفاظی ہی لفاظی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل السلفی صاحب کی زبان سے تصدیق کیجئے

AhleSunnatPk.Com

"جس چیز کو آپ مخاطب سے چھپانا چاہتے ہیں وہ اہم اور نمایاں خدمات ہیں جو کتاب وسنت کی اشاعت میں جماعت اہلحدیث سے ظاہر ہوئیں۔ درس مکاتب اور مطابع کے ذریعہ لاکھوں آدمی قرآن اور حدیث کے فیضان سے مستفیض ہوئے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جماعت اسلامی اس راہ میں لفاظی کے سوا کچھ نہیں کر سکی۔" (جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث ص۲۹)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی علمی استعداد اس لائق نہیں کہ وہ علم تفسیر اور علم حدیث کے میدان میں اتریں جب بھی انہوں نے اس طرف رخ کیا تو ہمیشہ ٹھوکریں کھائیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیلؒ السلفی صاحب اپنے مخصوص ادیبانہ انداز میں رقمطراز ہیں۔

"مولانا مودودی کے راہوار کی جولانیوں کا میدان بالکل دوسرا ہے۔ جب بھی وہ اپنا میدان چھوڑ کر تفسیر اور فقہ الحدیث کے مرغزاروں کا رخ فرماتے ہیں ان کا قلم ٹھوکریں کھانا شروع کر دیتا ہے۔"

(ہفت روزہ الاعتصام مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء ص۵ زیر ادارت مولانا حافظ احسان الہٰی صاحب ظہیر)

نوجوان اہلحدیث عالم قاضی مقبول احمد صاحب ایم اے گوجرانوالہ سابق رکن مجلس شوریٰ جماعت اسلامی نے اپنے ایک مضمون "حدیث ثلاث کذبات اور مولانا مودودی" میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیلؒ السلفی صاحب کے اس مذکرہ بالا ارشاد کی تائید میں متعدد شواہد پیش فرماتے ہوئے لکھا ہے۔

"مولانا محمد اسمٰعیلؒ کا یہ ارشاد بجا ہے کہ مولانا مودودی واقعۃً تفسیر فقہ الحدیث کے راستوں سے کماحقہٗ آگاہ نہیں ہیں اور بلاشبہ موصوف کا راہوار جب بھی اس مرغزار کا رُخ کرتا ہے تو ٹھوکریں کھانے لگتا ہے۔"

(ہفت روزہ الاعتصام ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء ص۶ زیر ادارت مولانا حافظ احسان الہٰی صاحب ظہیر)

AhleSunnatPk.Com

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ابوسعید شرف الدین صاحب محدث دہلوی نے فتاویٰ ثنائیہ حصہ دوم میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے اسلام کو چودھویں صدی کا خودساختہ اسلام قرار دیا ہے۔ شیخ الحدیث صاحب کے الفاظ ملاحظہ فرمادیں۔

"مولوی مودودی کی جماعت نے اپنے آپ کو جماعت اسلامی مشہور کردیا ہے۔ باوجودیکہ ان کا اسلام بھی خودساختہ ہے جو چودھویں صدی ہجری میں بنایا گیا ہے"

(فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صـ٢٦ مرتبہ مولانا داؤد راز مومن پورہ بمبئی نمبر ۱۱ انڈیا)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے ایک اقتباس کے متعلق فیصلہ دیتے ہوئے حضرت مولانا ابوالوفاثناءاللہ صاحب سردار اہلحدیث امرتسری، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

"آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل کو واجب العمل سنت نہیں جانتے۔"

(مولانا مودودی سے خطاب صـ٢٩)

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد صاحب نے بالکل صاف بیانی سے کام لیتے ہوئے بتایا ہے کہ مودودی فرقہ اسلام کا نام لے کر سادہ لوح عوام کو اپنے جال میں پھنسا رہا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اب ان کے طریقہ کار میں دوسرے پارٹیوں کے حربے ہی کارگر ہیں۔ یعنی دوسروں جماعتوں کے فیل کرنے اور اپنے کامیاب ہونے کے لئے ان کے عیوب اور فضائل بیان کرنا اور اپنے کمالات دکھانا۔ مگر عیوب اور فضائل نمایاں کرنے میں زیادہ تر شریعت اور دین سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے سادہ لوح جو حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے، ان کے پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر ان کے دام تزویر میں آگئے ہیں۔"

(تنقید المسائل صـ١٢٤)

AhleSunnatPk.Com

ایک دوسرے مقام پر شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد صاحب نے حقیقت حال سے پردہ اٹھاتے ہوئے آگاہ کیا ہے کہ مودودی جماعت اسلام کے نام سے عوام کو اپنے جال میں پھنساتی ہے اور ان کا مقصد صرف دنیا ہی حاصل کرنا ہے۔ حافظ صاحب کے اپنے الفاظ یوں ہیں۔

"مودودی جماعت بھی دوسرے گروہ کی دوسری قسم میں داخل ہے جو دنیوی اور اخروی مفاد دونوں پیش کرتی ہے اور اصل چیز ان کے ہاں مفاد دنیوی ہے"

(تنقید المسائل ص۱۹)

حضرت العلام حافظ مولانا عبداللہ صاحب محدث روپڑی نے امت مسلمہ اور جماعت اسلامی دونوں فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت اسلامی کو گمراہ فرقہ قرار دیا ہے۔ دوسرے نمبر پر جماعت اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"دوسرے نے مرزائی چال اختیار کر رکھی ہے۔ ظاہراً اقرار اور اندر سے انکار مرزا غلام احمد نے صحت حدیث کی یہ شرط کی تھی کہ میری وحی کے موافق ہو اور مودودی نے یہ شرط کی ہے کہ میرے نزدیک وہ صحیح ہے جو میرے ذوق کے موافق ہو۔ گمراہ فرقے اسی طرح لیبل اچھا لگا کر گمراہی پھیلاتے ہیں۔ رافضی شیعیان علی کہلاتے ہیں اور معتزلہ اہل العدل والتوحید، مرزائی احمدی، منکرین حدیث امت مسلمہ اور مودودی جماعت اسلامی وغیرہ۔"

(مودودیت اور احادیث نبویہ ص۲)

ایک دوسرے مقام پر حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی نے علم و دانش کی روشنی میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے لٹریچر کو گمراہ کن کہا ہے۔ ان کے اپنے الفاظ میں پڑھئے۔

"جب گمراہی کا نام مسلک اعتدال رکھ لیا جائے اور قرآن و حدیث کو موثر تردید کر

اس پر چسپاں کیا جائے تو ایسے موقعہ پر اپنے دین کا خدا ہی حافظ ہے۔ مودودی صاحب کا لٹریچر قریب قریب اسی قسم کا ہے۔ قرآن و حدیث کا مطلب اپنی رائے سے بیان کرتے ہیں اور جو کچھ دل میں آتا ہے بے دھڑک کہتے اور لکھتے ہیں اور اس بات کی ان کو مطلقاً پرواہ نہیں کہ پہلے بزرگوں نے کیا سمجھا اور اس پر کس طرح عمل کیا۔ بلکہ کسی دوسری آیت و حدیث کے خلاف ہو جائے تو بھی پرواہ نہیں کرتے"

(مودودیت اور اسلامی داڑھی ص۲۹-۳۰)

محدث روپڑی حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحب نے ایک دوسری جگہ پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے لٹریچر کو اسلام کے لئے سخت خطرناک بتایا ہے اور اس سے پناہ مانگی ہے رقمطراز ہیں۔

"اس کا لٹریچر اسلام اور شریعت مطہرہ کے لئے سخت خطرناک ہے۔ خدا اس سے بچائے اور اپنے دین کی حفاظت کرے" (مودودیت اور احادیث نبویہ ص۱۳)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے سارے کے سارے دینی سلسلہ کو گمراہ کن ٹھہراتے ہوئے اپنے بے لاگ تبصرہ میں حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحب حقیقت کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مودودی کا صرف یہی گمراہ کن اصول نہیں بلکہ دین سے متعلق ان کا قریباً سارا سلسلہ ہی گمراہ کن ہے"۔ (مودودیت اور احادیث نبویہ ص۱۰)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسمٰعیل السلفی صاحب آف گوجرانوالہ نے تحریک مودودیت کو جماعت اہلحدیث کے لئے ایک عظیم خطرہ سمجھتے ہوئے جماعت اسلامی سے بیزاری کا اعلان فرمایا اور اہلحدیث حضرات میں سے جو لوگ جماعت اسلامی کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اسے ضعفِ ایمان کی دلیل قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

میرے لئے یہ مشکل تھا کہ اس بدعت کو گوارا کروں جس سے حدیث اور ائمہ

AhleSunnatPk.Com

حدیث کا احترام خطرہ میں ہو اور جانتے ہوئے ایسی جدید اور بدعتی تحریکات کا ضمیمہ بننا گوارا کر لیا جائے۔ میرے بعض دوست اس وقت بھی جماعت اسلامی کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ میں تو اسے ضعف ایمان۔ مداہنت سمجھتا ہوں اس لئے میں نے جماعت اسلامی اور اس کی قیادت سے ساری ہمدردیاں ختم کر دیں۔ والحمدُ للہ رب العالمین۔ (تحریک جماعت اسلامی و مسلک اہلحدیث ص۱۰)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا مذہب معجون مرکب ہے۔ جس کے تین اہم ترین اجزاء انکار حدیثیت، نیچریت اور مرزائیت ہیں۔ محدث روپڑی حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحبؒ سے سنیئے۔

"مودودی صاحب کا اصول معجون مرکب ہے۔ مودودی صاحب نے مرزائیوں والا اصول پسند کیا ہے اور کچھ ان کا اصول منکرین حدیث سے ملتا ہے۔ ان دونوں صورتوں کو ہم الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام پر واضح ہو جائے کہ واقعی ان کا مذہب معجون مرکب ہے اور جو نیا گمراہ ہوتا ہے۔ اس کا یہی حال ہوتا ہے۔" (مودودیت اور احادیث نبویہ ص۹۲)

"مصیبت یہ ہے کہ مودودی صاحب میں کچھ نیچریت اور کچھ مرزائیت حلول کر آئی ہے۔" (مودودیت اور احادیث نبویہ ص۳۴)

مودودی صاحب میں مرزا صاحب قادیانی کی روح کے عنوان سے حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحبؒ محدث روپڑی فرماتے ہیں۔

"مودودی صاحب میں مرزا صاحب کی روح۔ مرزا صاحب کو مراق کی بیماری تھی ان کی تحریریں اکثر اس کا اثر ظاہر ہوتا رہتا تھا۔ مودودی صاحب میں بھی ان کی روش پر چلنے کی وجہ سے محمدی روح کی بجائے وہی روح سرایت کر آئی ہے۔ اس لئے ان کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ میرے قلم سے کیا نکل رہا ہے۔

AhleSunnatPk.Com

لکھتے لکھتے خود اپنی ہی تردید کر جاتے ہیں۔ پہلی صورت کے عنوان کے تحت ابھی گذرا ہے کہ مودودی صاحب منکرین حدیث کی تردید کرتے کرتے خود ہی ذوق کا شکار ہو گئے۔ جس سے مودودی صاحب اور منکرین حدیث کا مذہب انجام کار ایک ہی ہو گیا۔" (مودودیت اور احادیث نبویہ ص۱۰۱)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسمٰعیل السلفی صاحبؒ آف گوجرانوالہ نے تحریک مودودیت کے نظریات کو ملحدانہ قرار دیا ہے اور ہندوستان کے علماء اہلحدیث کو تلقین فرماتے ہیں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے ملحدانہ نظریات سے جماعت اہلحدیث کو بچائیں۔ شیخ الحدیث کے اصل الفاظ یوں ہیں۔

"لیکن علماء ہند کا فرض تو ختم نہیں ہو جاتا۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ جماعت کو ان ملحدانہ نظریات سے بچائیں۔" (تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث ص۱۹)

حضرت الحاج جناب مولانا محمد داؤد راز صاحب خطیب جامع اہلحدیث مومن پورہ بمبئی۔ حال دہلی۔ اپنے بیان میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے احادیث رسول کے متعلق غلط نظریات کو اختلاف کی بنیاد قرار دیا ہے۔

"تحریک جماعت اسلامی سے وجہ اختلاف صرف یہ ہے کہ حدیث نبوی اور سنتِ رسول کے متعلق اس تحریک کا مزاج "اہل حدیث" کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ محترم مولانا مودودی صاحب کی "انانیت" مسلک اہلحدیث کی رُو سے ہرگز ہرگز لائق گوارا نہیں کیونکہ وہ معصوم عن الخطا نہیں ہیں۔ ان سے ہر لمحہ ہر ساعت غلط روی کا امکان ہے۔ باوجود اس حقیقت کے ان کا ایسے فرمان صادر کرنا جن کی رُو سے اسلام اغیار کی نظروں میں ایک "مضحکہ طفلاں" بن کر رہ جاتا ہو: یہ تمام چیزیں کیسے برداشت کی جا سکتی ہیں۔ مولانا کی ہٹلری ڈکٹیٹرشپ معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سرکلر ہی کا مطالعہ کر لینا کافی ہو گا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

AhleSunnatPk.Com

"امیر جماعت (مولانا مودودی صاحب) کے احکام و منشا سے بے اعتنائی برتنا ویسا ہی گناہ ہے جیسا کہ خدا اور رسول کے احکام و منشا سے بے اعتنائی برتنے کا گناہ ہوتا ہے۔" (ترجمان القرآن مئی ۱۹۴۶ء ص)

گویا مولانا مودودی صاحب کا فرمان خدا اور رسولؐ کا فرمان ہے اور ان کا نافرمان خدا اور رسولؐ کا پکا نافرمان ہے۔ اب کیا فرمائیں گے ایسے خوش فہم حضرات جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم جماعت اسلامی میں داخل ہیں۔ مگر مولانا مودودی صاحب کے مقلد نہیں ہیں وہ مولانا کا فتویٰ ملاحظہ فرما دیں۔ مولانا کے احکام سے بے اعتنائی برت کر وہ خدا اور رسول کے پکے نافرمان بن رہے ہیں۔ آپ کی منشا گویا عین خدا و رسول کی منشا ہے۔ کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ۔" (تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث ص ۸۹)

ایک دوسرے مقام پر مولانا محمد داؤد راز صاحب مودودی تحریک کو اہلحدیث مسلک کے لئے نقصان دہ فرما رہے ہیں۔

"الغرض تحریک جماعت اسلامی کا مزاج احادیثِ نبوی کے انکار کے لئے چور دروازوں سے راستے صاف کرتا ہے۔ اس لئے حدیث رسولؐ کے واسطے یہ تحریک مار آستین سے کم نہیں ہے۔ پس نہایت ہی اخلاص کے ساتھ ہم اپنے خوش فہمی میں مبتلا ہونے والے دوستوں، بھائیوں، بزرگوں اور مولویوں سے باادب گذارش کرتے ہیں کہ معاملہ کی نوعیت کو سمجھیں اور اپنے موقف اور مسلک کے پیش نظر اپنی موجودہ روش کو دیکھیں اور غور کریں کہ اس سے جماعت کو کس قدر نقصان پہنچ رہا ہے۔"

(تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث ص۹۱)

اس سے آگے تھوڑے ہی فاصلہ پر حضرت مولانا محمد داؤد راز صاحب کو صاف طور پر اعلان

AhleSunnatPk.Com

کرنا پڑا کہ اہلحدیث حضرات کی جماعت اسلامی سے وابستگی اسی صورت میں ممکن ہے کہ اپنی اہلِ حدیثیت کو خیرباد کہہ دیا جائے۔ آپ کے اصل الفاظ یوں ہیں۔

"حدیث و سنت کے متعلق قائدین جماعت اسلامی کا جو بھی عقیدہ ہے وہ اہل حدیث کے لئے قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ جس کی وجہ سے اہل حدیث کی وابستگی اس جماعت کے ساتھ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہ امر علیحدہ ہے کہ کوئی صاحب اپنی اہلِ حدیثیت ہی کو خیرباد کہہ دیں اور اس تحریک جدید کا شکار ہو جائیں۔"

(تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلِ حدیث ص۹۲)

AhleSunnatPk.Com
AhleSunnatPk.Com

جن لوگوں کو اکابرین علماء اہلحدیث
کی آرا مطمئن نہیں کر سکیں وہ اپنا
نام جماعت اہلحدیث کی فہرست
سے کٹوا لیں۔

محمدی دار المطالعہ
محمدی چوک حبیب کالونی
رحیم یار خان

AhleSunnatPk.Com

AhleSunnatPk.Com

محمدی دار المطالعہ
محمدی چوک حبیب کالونی
رحیم یار خان